

لندن

ماہنامہ

# اخبار احمدیہ

شمارہ ۳

وفا، ظہور، ہجری شمسی ۱۴۰۰

ذوالقعدہ، ذوالہجہ، محرم، ہجری قمری ۱۴۲۲

جولائی، اگست ۲۰۲۱ء

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح  
خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص  
تا سیدھی حق اور اعلائی کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)



جلسہ پر آنے والے مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور ان کی ہمیں حتی الوضع پوری خدمت کرنی چاہیے۔ مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جو انبیاء اور ان کی جماعتوں کا ایک خاص وصف ہے۔ پس دینی جماعت ہونے کے لحاظ سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہمارے اندر مہمان نوازی کی صفت ایک خاص رنگ رکھتی ہو اور یہ جو وصف ہے یہ اور نہایاں ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی جب زیادہ مہمان آنے شروع ہو گئے تو آپ صاحابہؓ میں مہمان پانٹ دیا کرتے تھے اور صحابہؓ بڑی خوشی سے مہمانوں کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور جب صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمانوں سے ان کی رات گزرنے اور صحابہؓ کی مہمان نوازی کے بارے میں پوچھتے تھے، حال احوال پوچھتے تھے، خدمت کا حال پوچھتے تھے تو ہر ایک کا یہی جواب ہوتا تھا کہ ہم نے ایسی خدمت کرنے والے میزبان نہیں دیکھے جنہوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06 اگست 2021ء

صفہ	فرست مضامین		
4	قال اللہ تعالیٰ، قال الرسول ﷺ، کلام الامام علیہ السلام	امیر جماعت برطانیہ رفیق احمد حیات مبلغ اپنے اصرار عطاء الحبیب راشد	نگران منصور احمد شاہ
5	اداریہ	مدیر اعلیٰ ولید احمد	ادارتی بورڈ اطیف احمد شیخ، مبارک صدیقی، رانا عبدالرزاق خان
6	خلاصہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخمس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		پروف ریڈنگ افضال ربانی
17	جماعت احمدیہ برطانیہ کا 55 وال جلسہ سالانہ	ایڈیٹر انگریزی احمد بھنو، عابد احمد میگزین ڈیزائن مرزا ندیم احمد	ٹاکپ سینگ اطیف احمد شیخ میگزین ڈیزائن اظہرانی
28	عید الفتحی قربانیوں کی عید	ترجمہ - شیخ رفیق احمد پروف ریڈنگ محمود احمد میمچر - شیخ طاہر احمد	سرور ق ڈیزائن مرزا ندیم احمد
32	حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ یو کے کی آن لائی میٹنگ		
33	حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ سماوئح یو کے کی ناصرات کی آن لائی میٹنگ		
36	خبرنامہ		
41	گل دستہ		
		رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارصلان توقیر ملک، دایال احمد صدیقی، بہتر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد، طیب حامد، یاسرا حمد، اویس احمد، تصدق خان، کامل محمود، عادل محمود۔	اخبار احمدیہ برطانیہ



سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸ میں اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

”جب میرے بندے مجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔  
میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔“

**حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ**

”یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں یہ سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں، میرا وجہ دنہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اُس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی پہاڑے یقین تک پہنچتا ہے۔ لیکن شرط ہے کہ چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں۔“

حضرت مصلح موعودؒ فرماتے ہیں کہ ”اس آیت میں میرے بندے سے مراد عاشقانِ الہی ہیں، عاشق کون ہوتے ہیں جو اپنے محظوظ کی ہربات مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایسی ہے جس میں سوائے نفع کے اور ہے ہی کچھ نہیں، نفع ہی شفع ہے، فائدہ ہی فائدہ ہے، ہر خیر کا وہ سر چشمہ ہے اور ہر برائی سے وہ بچانے والا ہے، ہر تکلیف سے وہ نجات دینے والا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا کا جواب دوں گا۔ سچا عاشق اپنے محظوظ سے اُس کا قرب مانگتا ہے اور جب اُس کا قرب حاصل ہو جائے، ایک دوسرے پر یقین پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ یہاں تو یہ بھی یک طرفہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب ملنے ہے تو فائدہ بھی صرف ہمیں ہونا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ہمارا رب ہر رات قربی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیراحصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اُس کو جواب دوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اُس کو دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اُس کو بخشش دوں۔“ پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اُس کی دعاویں کو قبول کرے تو اُسے چاہئے کہ فراغی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔ یہ حدیث ہمیں بتا رہی ہے کہ صرف تکلیف اور ضرورت کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارنا بلکہ مستقل اُس کے آگے بھکر رہنا ہے۔ اُس کو پکارتے رہو، اُس کے احکامات پر عمل کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا تمہاری اس حالت میں تمہیں دیکھ کے تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے تمہاری طرف دوڑا ہوا آئے گا۔“

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اُس وقت اُس کے ساتھ ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اُس کو اپنے دل میں یاد کروں گا، اگر وہ میرا ذکر محفوظ میں کرے گا تو میں اُس بندے کا ذکر اُس سے بہتر محفوظ میں کروں گا، اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھرائے گا تو میں اُس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا، اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں اُس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا، اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اُس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔“

پس ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں ترکھیں اور یہ کوشش ہو کہ ہمارا ہر فعل اور عمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والا ہر قدم ایسا ہو جس سے اللہ تعالیٰ دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں اپنے پیار کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین یا رب العالمین



# خلاصہ خطباتِ جمعہ



فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرو راحم خلیفۃ المسح اقام ایدہ اللہ تعالیٰ نصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ دارہ اپنی ذمداری پر شائع کر رہا ہے)

سیرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوبصورت بیان

۷ مئی ۲۱۰۴ء برطابن ۷ ربجرت ۱۳۰۰ ہجری مشی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

خطاب کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میرے نفس کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: نہیں۔ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک میں تمہارے نفس سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا۔ اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اب ہے عمرؓ، اب ہے عمرؓ۔ یعنی اب ٹھیک ہے۔ یہ ہے ایمان کی حالت۔

حضور انور نے فرمایا کہ اذان کی ابتداء کے بارے میں حضرت مصلح موعودؒ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عبد اللہ بن زیدؑ ایک صحابی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو روایا کے ذریعہ سے اذان سکھائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی روایا پر انحصار کرتے ہوئے مسلمانوں میں اذان کا رواج ڈالا۔ بعد میں قرآنؐ وحی نے بھی اس کی تصدیق کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے یہی اذان سکھائی تھی مگر میں دن تک میں خاموش رہا۔ اس خیال سے کہ ایک اور شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کر چکا ہے۔ اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ الْمُؤْمِنُ يَرَى أَوْ يُرَى لَيْكُنْ مُؤْمِنٌ كَبَّھی تو براہ راست خبر دی جاتی ہے کبھی دوسروں کی معرفت اسے خبر

حضور انور نے تشبہ، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور ان کے اسلام لانے کے بارے میں ذکر ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ”ابتدائے زمانہ اسلام میں صرف دو شخص مسلمانوں میں بہادر سمجھے جاتے تھے۔ ایک حضرت عمرؓ اور دوسرے امیر حمزہؓ۔ جب یہ دونوں اسلام میں داخل ہوئے تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم گھروں میں چھپ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کریں۔ جب کعبہ پر ہمارا بھی حق ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے اس حق کو حاصل نہ کریں اور کھلے بندوں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کریں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کفار کو فساد کے جرم سے بچانے کے لئے گھر میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے خانہ کعبہ میں عبادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس وقت آپؑ کے ایک طرف حضرت عمرؓ تلوار کھیچ کر چلے جا رہے تھے اور دوسری طرف امیر حمزہؓ اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں علی الاعلان نماز ادا کی۔“

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ حضرت عمر بن



حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دشمن کے لئے بھی دعا کرو۔  
ہم تو دعا کرنے والے ہیں اور  
دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے  
۱۳ مریٰ ۲۰۲۱ء بہ طابق ۱۲۰۰ء ہجری شمسی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ دنوں ایک مولوی صاحب سو شل میڈیا پر فرمائے تھے کہ دنیا میں کہیں بھی فساد اور لڑائی ہو رہی ہے اس کی وجہ قادیانی ہیں بلکہ فلسطین کے فساد کی بھی وہ ذمہ داری احمد یوں پڑال رہے تھے۔ اور پھر آگے جس طرح ان لوگوں کا طریقہ کار ہے، جس طرح عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ اس لئے احمد یوں کو قتل کرنا، ان کو مارنا جائز ہے۔ بہر حال یہ ان کا طریقہ ہے یہ ان کی باتیں ہیں اور جب سے احمدیت کی ابتداء ہوئی ہے یہی باتیں یہ لوگ کرتے رہے ہیں جو ائمۃ الکفر کہلاتے ہیں۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ان کی یہ خرافات سن کر، دل آزاری والی باتیں سن کر اور نہ صرف یہ باتیں بلکہ ان کی عملی کوششیں بھی دیکھ کر، ان کا بھی سامنا کر کے صبر اور دعا سے تم نے کام لینا ہے۔ یہ ائمۃ الکفر ہیں جنہوں نے معصوم مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط باتیں پھیلا کر بھڑکایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں

پہنچائی جاتی ہے۔” باقی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت مختصر میں اس طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ اس کو صرف رمضان کے آخری جمعہ کے طور پر نہ لیں بلکہ یہ جمعہ آئندہ کے لئے نئی را ہیں متعین کرنے والا ہونا چاہیے۔ رمضان میں جن باتوں کی طرف توجہ ہوئی ہے اور جو نیکیاں کرنے کی توفیق ملی ہے انہیں رمضان کے بعد بھی ہمیں جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے بچوں کو اپنے ساتھ چمٹا کر ایک خاص تعلق اپنے ساتھ پیدا کر کے انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بھی بتانے کی ضرورت ہے اور پھر مکمل یقین کرو اکر پھر انہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا چمٹا نہیں کہ ان کا کوئی فعل، کوئی عمل، کوئی کام، ان کی کوئی سوچ خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج کل کورونا کی وبا سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے بھی خاص طور پر بہت دعا نہیں کریں۔ جن ممالک میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر ہے ان کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ مسلم امہ، انسانیت کے لئے دعا کریں۔ ہمارا کام ہے دعا نہیں کرنا اور دعا نہیں کرنا اور دعا نہیں کرتے چلے جانا۔ رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بیان دیتے ہیں تو اس ذریعہ سے آج کل جتنا احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور خاص طور پر اس طبقہ میں جہاں ہماری طرف سے پیغام پہنچنا مشکل تھا تو یہ ہمارا کام کر رہے ہیں اور یہ ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ دعا تو ہم ان کے لئے بھی کرتے ہیں لیکن عوام الناس کے لئے، عامۃ المسلمين کے لئے زیادہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے چنگل سے نجات دے۔ بہر حال یہ ہمارے فائدے کے لئے مخالفت کرتے ہیں۔ ایسی ایسی جگہوں پر احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے جہاں پہلے نہیں پہنچتا تھا یا ہمارے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تھا اور پھر ان میں سے بعض لوگ خود رابطہ بھی کرتے ہیں۔ پس ہمارا کام دعا کرنا ہے اور صبر کرنا ہے اور یہی بہترین ذریعہ ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی بھی عطا فرمائے گا۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اپنے خیالات اور اپنے احساسات کو صاف رکھیں۔ ان کے لئے دعا نہیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کی آنکھیں کھولے اور یہ زمانے کے امام کو مانے اور پہچانے والے بن جائیں۔

## غزوہ بدرا اور غزوہ واحد کے حوالہ سے حضرت عمرؓ کی سیرت کا بیان

۲۱ نومبر ۲۰۲۱ء بہ طابق ۱۳۰۰ھ بر جرت انجمنی شمسی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشبید، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ آپ نے جن غزوتوں اور سرایا میں شرکت کی اس کے بارے میں آج کچھ بیان کرتا ہوں۔ حضرت عمر بن خطاب بدرا، احد اور خندق سمیت تمام غزوتوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ متعدد سرایا میں بھی شریک ہوئے جن میں سے بعض سرایا کے آپؐ امیر بھی تھے۔ غزوہ بدرا کے لئے روانگی کے وقت صحابہ کے اونٹوں کی تعداد ستر تھی۔ اس لئے ایک ایک اونٹ تین تین آدمیوں کے لئے مقرر کرنا پڑا اور ہر ایک باری باری سوار ہوتا تھا۔

کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔ ہمارا کام تو دعا کرنا ہے اور جیسا کہ میں نے عید کے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دشمن کے لئے بھی دعا کرو۔ ہم تو دعا کرنے والے ہیں اور دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مخالفت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے شروع ہے۔ آپؐ پر بھی حملے کئے جاتے تھے۔ آپؐ کی باتیں سننے کے لئے آنے والوں پر بھی حملے کئے جاتے تھے۔ بعض لوگ جو ویسے ہی جلوسوں میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں کہتے کیا ہیں۔ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ مان بھی لیں گے لیکن ان مولویوں کو خطرہ ہوتا تھا کہ اگر انہوں نے حضرت مرزا صاحبؓ کی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سن لیں تو یہ لوگ ان کی بیعت کر لیں گے۔ ان کو پتہ تھا کہ سچائی ان کے ساتھ ہے اس لئے روکتے تھے، نہ صرف روکتے تھے بلکہ حملے بھی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کے لئے دعا ہی کی جو روکنے والے تھے اور اس طرح سختیاں کرنے والے تھے۔ یہ دعاوں ہی کا نتیجہ ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو باوجود مخالفت کے جماعت میں شامل ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں۔ پس ہم تو مولوی کے اس بیان کے باوجود بھی کوئی فضول گوئی کرنے یا ان کی زبان کو استعمال کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم تو اس کے باوجود دعا ہی کرتے رہیں گے اور جیسا کہ ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹکتے رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ٹکیں گے۔ عوام الناس کے لئے، عامۃ المسلمين کے لئے ہم ان لوگوں کی سخت باتیں سننے کے بعد بھی دعا کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں پر ہمیں تکلیف ہوتی ہے اور اس کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہی ہے۔ اور آپؐ کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی یہی تھا کہ ان کے یہ ظلم بھی غلط فہمی کی وجہ سے ہیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہیں جس کا یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ عمل کریں یا نہ کریں لیکن دعویٰ ضرور ہے اس لئے ان کے لئے بد دعا نہیں کرنی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس اگر یہ مولوی ہمارے خلاف

فرمائے جن میں عقل اور فراست بھی ہوا اور مضبوطی بھی ہو، جو اپنی بات کو کہنے اور اپنے حق لینے والے بھی ہوں۔ اسی طرح احمدیوں کے لئے جو خاص طور پر پاکستان میں ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں ان کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

ہر احمدی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں گزرنا چاہیے  
کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نواز ہے

۲۰۲۱ء بہ طابق ۲۸ ربیعہ ۱۴۰۰ھ  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشبہ، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ انور کی آیات ۵۶/۷۵ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ کل ۷۲ میتھی جسے ہم یومِ خلافت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یومِ خلافت کی مناسبت اور حوالے سے جماعت میں جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں تاکہ جماعت کی تاریخ اور خلافت کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں سے ہم واقف رہیں اور خلافت کی بیعت میں آنے کے بعد ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے بین تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو احسان کیا ہے کہ ہم نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کو مانا جو اس نے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بتانے کے لئے ہم میں بھیجا اور پھر اس کے بعد خلافت کی بیعت میں آئے تاکہ اس تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائی اور آگے دنیا میں پھیلاتے بھی چلے جائیں۔ پس خلافتِ احمدیہ سے منسلک ہونا ہر احمدی پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو ادا کریں گے تو تبھی ہم اس احسان کا حق ادا کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اس میں جہاں اللہ تعالیٰ نے تمکنت عطا فرمانے، خوف کی حالت

حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔

حضور انور نے غزوہ بدرا اور غزوہ احد کے حوالہ سے چند واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے بعد مدینہ پہنچے تو منافقین اور یہود خوشیاں منانے لگے اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنے لگے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہت کے طلبگار ہیں اور آج تک کسی نبی نے اتنا نقشان نہیں اٹھایا جتنا انہوں نے اٹھایا۔ خود بھی زخمی ہوئے اور ان کے اصحاب بھی زخمی ہوئے۔ اور کہتے تھے کہ اگر تمہارے وہ لوگ جو قتل ہوئے ہمارے ساتھ رہتے تو کبھی قتل نہ ہوتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان منافقین کے قتل کی اجازت چاہی جو اس طرح یہ باتیں کر رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس شہادت کا اظہار نہیں کرتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ کلمہ تو پڑھتے ہیں ناں یہ لوگ۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ یہ تو کہتے ہیں لیکن ساتھ منافقانہ باتیں بھی کرتے ہیں۔ یہ تلوار کے خوف سے اس طرح کہتے ہیں پس ان کا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے۔ اب جب ان کے دل کی باتیں نکل گئی ہیں اور اللہ نے ان کے کیوں کو ظاہر کر دیا ہے تو پھر ان سے انتقام لینا چاہیے۔ ان کو سزا دینی چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کے قتل سے منع کیا گیا ہے جو اس شہادت کا اظہار کرے۔ جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا مجھے ایسے شخص کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ذکر انشاء اللہ آئندہ چلے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ کچھ مرحویں کا اب میں نے ذکر کرنا ہے لیکن اس سے پہلے میں دعا کے لئے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ ہفتہ بھی میں نے کہا تھا۔ مظلوم فلسطینیوں کے لئے دعا کریں۔ گوکہ جنگ بندی ہو گئی ہے لیکن تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد کہیں نہ کہیں سے، کسی نہ کسی طریقے سے، کسی نہ کسی بہانے سے دشمن ان فلسطینیوں کو ظلم کا نشانہ بناتے رہتے ہیں اور کوئی نہ کوئی وجہ بنتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور فلسطینیوں کے لئے بھی حقیقی آزادی میسر آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے لیڈر بھی عطا

عبدتیں، ہماری نمازیں، ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم خلافت کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں اور اس بارے میں اپنی نسلوں کو بتانے والے ہوں تاکہ قیامت تک ہماری نسلیں اس نعمت سے فیضیاب ہوتی چلی جائیں۔

حضور انور نے آخر میں پاکستان کے احمد یوں کو اور فلسطین کے مسلمانوں کو بھی دعاوں میں یاد رکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مسلمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باہمی تک پہچان نہیں رہے اللہ تعالیٰ انہیں پہچاننے اور بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام دنیا میں ہم جلد از جلد اسلام کا جہنمڈا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنمڈا ہراتے ہوئے دیکھیں اور تمام دنیا میں ہم تو حیدر قادر میں ہوتا ہوا دیکھیں۔

سے امن میں آنے کا وعدہ کیا ہے وہاں یہ وعدہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ مضبوط ایمان والے، نیک اعمال بجالانے والے، عبادت کا حق ادا کرنے والے ہو، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے نہ ہوا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز بہت ضروری ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بنوار رسولؐ کی اطاعت انتہائی ضروری ہے۔ ان کے ہر حکم کو مانے والے بنو۔ پس یہ باتیں جب ہم یاد رکھیں گے اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھانے کی کوشش کریں گے، اپنا عہد جو ہم نے کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اس پر حقیقی روح کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں سے حصہ لینے والے ہوں گے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تجھی ہم خلافت کے انعام سے حقیقی فیض پانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس ہر احمدی کا ہر لمحہ جہاں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں گزرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے وہاں اپنے چائزے لیتے ہوئے بھی گزرنا چاہیے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعییل کر رہے ہیں؟ اور جب اس سوچ کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور پھر اپنے عملوں کو بھی اس کے مطابق کریں گے اور خلافت کے قائم رہنے کے لئے دعا نہیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بھی بنتے چلے جائیں گے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی بھی دی کہ خلافت کا نظام جاری رہے گا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوشخبریاں دی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی اگر، ہم ان شرائط کو پورا کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتنیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آجائیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔“ پس انشاء اللہ تعالیٰ یہ ترقیات تو ہونی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ سلسلہ کی پوری ترقی کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔ ہماری

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غزوہ اور سرایا میں شمولیت کا ذکر

۲۰ جون ۱۹۷۲ء برطانیہ، احسان ۱۳۰۰ء بجری مشی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشبہد، تعود اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ خطبات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور غزوہ اور سرایا کا ذکر تھا۔ غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں آتا ہے کہ غزوہ واحد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے آئے مگر آپ کو قریش کی دوبارہ لشکر کشی کی خبر ملی تو آپ صحابہ کے ساتھ حمراء الاسد مقام تک تشریف لے لگئے۔ حمراء الاسد مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ فوج کی نماز سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینہ سے چند میل جا کر ٹھہر گیا ہے اور رؤسائے قریش میں یہ سرگرم بحث جاری ہے کہ اس فتح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیوں نہ مدینہ پر حملہ کر دیا جائے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپ حمراء الاسد میں پہنچ جائے۔ اب چونکہ شام ہو چکی تھی آپ نے یہیں ڈیرا ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میدان میں مختلف مقامات پر آگ روشن کر دی جاوے۔

مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ سے صلح کر لی جس کی وجہ سے صحابہؓ کے اندر اس قدر بے چینی پیدا ہو گئی کہ حضرت عمرؓ جیسا آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم طواف کعبہ کریں گے یا کیا اسلام کے لئے غلبہ مقدر نہیں تھا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں! حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم نے دب کر صلح کیوں کر لی؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشک خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم طواف کریں گے مگر یہ نہیں تھا کہ اسی سال کریں گے۔“حضرت عمرؓ کا یہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔

چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے حمراء الاسد کے میدان میں پانچ سو آگیں شعلہ زن ہو گئیں جو ہر دور سے دیکھنے والے کے دل کو مرعوب کرتی تھیں۔ قبلہ خزانہ کا ایک مشرک رئیس معبد نامی فوراً ابوسفیان کے پاس گیا اور اسے جا کر کہنے لگا کہ تم کیا کرنے لگے ہو؟ واللہ! میں تو ابھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لشکر کو حمراء الاسد میں چھوڑ کر آیا ہوں اور ایسا بارع بارع لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور احد کی ہزیمت کی نہ امانت میں ان کو اتنا جوش ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی بھسم کر جائیں گے۔ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر معبد کی ان باتوں سے ایسا رعب پڑا کہ وہ مدینہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ ترک کر کے فوراً مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر قریش کے اس طرح بھاگ نکلنے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپؓ نے خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ یہ خدا کا رعب ہے جو اس نے کفار کے دلوں پر مسلط کر دیا ہے۔

## سیرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ

۱۱ جون ۲۰۲۱ء، بہ طابقِ اراحتان، ۱۳۰۰ ہجری شمسی، بمقام  
مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے صلح حدیبیہ کا بھی ذکر ہوا تھا۔ اس حوالے سے یہ بھی ذکر آتا ہے کہ صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جب بنو بکر نے جو قریش کے حليف تھے مسلمانوں کے حليف قبلہ بنو خزاعہ پر حملہ کیا اور قریش نے ہتھیاروں اور سواریوں سے بنو بکر کی مدد بھی کی اور صلح حدیبیہ کی شرائط کا پاس نہ کیا تو اس وقت ابوسفیان مدینہ میں آیا اور صلح حدیبیہ کے معاهدہ کی تجدید چاہی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا لیکن آپؓ نے اس کی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ پھر وہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا ان سے بات کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں لیکن انہوں نے بھی کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ پھر ابوسفیان حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے بات کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ کیا میں رسول اللہ کے پاس آیا تو یہ سفارش کروں؟ خدا کی قسم! اگر میرے پاس ایک تنکا بھی ہوتا بھی میں اس کے ساتھ تم لوگوں سے جنگ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب

حضور انور نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے تعلق میں حضرت عمرؓ کے کردار کے بارے میں جو لکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بلا یاتا کہ وہ انہیں مکہ بھیجیں اور وہ اشراف قریش کو بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس لئے تشریف لائے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو قریش سے اپنی جان کا خوف ہے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ میں قریش کا کتنا دشمن ہوں۔ میں جس قدر ان پر سختی کرتا ہوں اور میری قوم بنو عدی بن کعب میں سے بھی کوئی مکہ میں نہیں ہے جو مجھے بچائے۔ اس لئے انہوں نے کچھ تھوڑا اسا انتباہ کا اظہار کیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپؓ پسند فرماتے ہیں تو میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے مزید عرض کیا کہ میں آپؓ کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو قریش کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہے یعنی حضرت عثمان بن عفانؓ۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو طلب کیا اور ابوسفیان اور دیگر اشراف قریش کے پاس بھیجا تاکہ عثمانؓ ان کو خبر دیں کہ حضور جنگ کے واسطے نہیں آئے۔ آپؓ صرف زیارت کعبہ اور اس کی حرمت کی تعظیم کی خاطر تشریف لائے ہیں۔ حضرت

جنگ میں لوگ بہت شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اور لڑائیوں میں بھی قاری نہ مارے جائیں اور اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم جو ان عقائد آدمی ہوا وہ تم پر کوئی بدگمانی نہیں کرتے۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔ اس لئے قرآن جہاں جہاں ہوتلاش کرو اور اس کو لے کر ایک جگہ جمع کر دو۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں اور اللہ کی قسم! اگر وہ پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا مجھے مکلف کرتے تو مجھ پر یہ کام اتنا بوجھل نہ ہوتا جتنا کہ یہ کام جس کے کرنے کے لئے انہوں نے مجھے حکم دیا یعنی قرآن کریم جمع کرنا۔ پھر روایت ہے کہ وہ ورق جس پر قرآن مجید جمع کیا گیا تھا وہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہے پھر حضرت عمرؓ کے پاس رہے پھر حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے پاس رہے۔ پھر بعد میں ان سے حضرت عثمانؓ نے لے لئے تھے۔ ابھی یہ ذکر چل رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ذکر ہو گا۔

### سیرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ

۱۸ جون ۲۰۲۱ء۔ بطباقِ اراحتان ۱۴۰۰ ہجری مشیہ مقام  
مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضرور انور نے تشهد، تعوز اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عثمانؓ کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے خلیفہ کے لئے کسی شخص کا مشورہ دو۔ اللہ کی قسم! تم میرے نزدیک مشورے کے اہل ہو۔ اس پر انہوں نے کہا حضرت عمرؓ۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہو۔ تو انہوں نے لکھا پہاں تک کہ نام تک پہنچ تو حضرت ابو بکرؓ بیہوش ہو گئے۔ پھر جب حضرت ابو بکرؓ کو افاقہ ہوا تو آپؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ۔ پھر ایک روایت میں ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی وصیت حضرت عثمانؓ تحریر کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ پر غشی طاری ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کو افاقہ ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا تم نے کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چندے کی ایک خاص تحریک ہوئی تو اس کے متعلق حضرت عمرؓ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم صدقہ کریں۔ اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں کسی دن حضرت ابو بکرؓ سے سبقت لے جاسکتا تو آج لے جاؤں گا تو میں اپنا نصف مال لایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اہل کے لئے کیا باقی چھوڑ آئے ہو؟ میں نے کہا جتنا لے کے آیا ہوں اتنا ہی چھوڑ کے آیا ہوں۔ اور حضرت ابو بکرؓ سب کچھ جو ان کے پاس تھا لے آئے۔ میں تو نصف لے آیا اور حضرت ابو بکرؓ جو کچھ تھا لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی پوچھا۔ اپنے اہل کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے سوچا کہ میں آپؓ سے کسی چیز میں کبھی سبقت نہیں لے جاسکوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ایک وہ زمانہ تھا کہ الہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیٹ بکری کی طرح ثار کرتے تھے مالوں کا تو کیا ذکر۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بارثا رکیا۔“ پھر آگے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کے بارے میں بات فرماتے ہیں کہ ”ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے مگر مد و امداد کے موقعہ پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پاسکتا ہے؟ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نقش رسماں ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَن تَنَالُوا الْبَرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحْبُّونَ (آل عمران: 93) جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پاسکتے۔“

حضرور انور نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ کے دور میں جنگِ یمامہ میں ستر حفاظ قرآن شہید ہوئے تو اس بارے میں حضرت زید بن ثابت انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا اور اس وقت ان کے پاس حضرت عمرؓ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: عمرؓ میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یمامہ کی

خلل بنوائے۔ یہ ذکر انشاء اللہ آئندہ بھی چلے گا۔

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے چند واقعات کا تذکرہ

۲۵ جون ۲۰۲۱ء بہ طابق ۲۵ راحسان ۱۴۰۰ ہجری شمسی  
بمقام سجدہ مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

لکھا ہے عمر۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم نے وہی لکھا جس کا میں نے  
ارادہ کیا تھا کہ تم سے کہوں گا۔ اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس  
کے اہل تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے خلیفہ بنے کے بعد  
جو پہلا خطاب فرمایا اس بارے میں ایک روایت میں ہے۔ حمید بن  
ہلال بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے وقت  
جو حاضر تھا اس نے ہمیں بتایا کہ حضرت ابو بکرؓ کی تدبیف سے جب  
حضرت عمرؓ فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے ان کی قبر کی  
مٹی کو جھاڑا۔ پھر اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ  
نے تمہیں میرے ذریعہ سے اور مجھے تمہارے ذریعہ سے آزمایا ہے  
اور اس نے میرے دونوں ساتھیوں کے بعد مجھے تم پر باقی رکھا ہے۔  
اللہ کی قسم! تمہارا جو بھی معاملہ میرے سامنے پیش ہو گا تو میرے  
علاوہ کوئی آور اس کو نہیں دیکھے گا اور جو معاملہ مجھ سے ذریعہ تو اس  
کے لئے میں قوی اور امین لوگوں کو مقرر کروں گا یعنی لوگ مقرر کئے  
جائیں گے جو تمہاری نگرانی کریں گے اور معاملات کو دیکھیں گے۔  
اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں گے تو میں بھی ان سے اچھا برتاؤ کروں گا  
اور اگر انہوں نے برائی کی تو میں انہیں سزا دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی اہل بیت سے  
عقیدت کا کیا اظہار تھا؟ ابو جعفرؓ سے مردی ہے کہ حضرت عمرؓ نے  
جب ارادہ کیا کہ لوگوں کے لئے وظیفے مقرر کر دیں اور آپؓ کی  
رائے سب لوگوں کی رائے سے بہتر تھی تو لوگوں نے عرض کیا کہ  
آپؓ اپنی ذات سے شروع کریں۔ آپؓ نے فرمایا نہیں۔ چنانچہ  
آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی رشتہ دار  
سے شروع کیا۔ آپؓ نے پہلے حضرت عباسؓ کا اور پھر حضرت علیؓ  
کا حصہ مقرر کیا۔ حضرت عمر بن خطابؓ حضرت امام حسنؓ اور امام  
حسینؓ کی عزت کرتے تھے اور ان کو سوار کرتے اور ان دونوں کو  
عطاؤ کرتے تھے جیسے ان کے والد کو عطا کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ  
یمن سے کچھ خلیل یعنی کپڑوں کے جوڑے آئے تو آپؓ نے انہیں  
صحابہ کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور ان دونوں کو ان میں سے کچھ نہ دیا  
اور فرمایا: ان میں ان دونوں کے لاائق کوئی چیز نہیں۔ پھر آپؓ نے  
یمن کے نائب کو پیغام بھیجا تو اس نے ان دونوں کے مناسب حال

پھر اللہ تعالیٰ بہترین اجر دے گا۔ عارضی نقصانوں پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے واقعات کا تذکرہ

۲۰۲۱ء برطائق ۲۰۰۴ء روزاں جرجی ششی بمقام  
مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعود اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے۔ اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے متعلق ایک روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے ماتحت جب یہودیوں اور عیسائیوں کو یمن سے نکالا تو آپؓ نے ان کی زمینیں ضبط نہیں کیں بلکہ ان کی زمینیں خریدیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ یمن کی زمین جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نیچے تھی وہ خرابی تھی لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ زمین یہودیوں اور عیسائیوں سے لے لی اور ان کو عرب کے جزیرے سے نکال دیا تو باوجود اس کے کہ وہ زمین خرابی تھی اور اصولی طور پر حکومت اس کی مالک سمجھی جاتی تھی انہوں نے وہ زمین ان سے چھینی نہیں بلکہ خریدی۔

حضور انور نے فرمایا کہ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں کہ قحط کے ایام میں حضرت عمرؓ کے پاس ایک دفعہ چربی میں ڈوبی ہوئی روٹی لائی گئی۔ آپؓ نے ایک بدوسی کو اپنے پاس بلا یا اور وہ آپؓ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔ وہ جلدی جلدی پیالے کے کناروں سے چربی لینے لگا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم تو ایسے کھار ہے ہو جیسے بھی چربی نہیں دیکھی۔ اس نے کہا بیشک میں نے کئی دنوں سے نہ گھی کھایا ہے اور نہ زیتون اور نہ ہی کسی کو یہ کھاتے دیکھا ہے۔ یہ بات سن کر حضرت عمرؓ نے قسم کھائی کہ وہ نہ تو گوشٹ چکھیں گے اور نہ ہی گھی یہاں تک کہ لوگ پہلے کی طرح خوشحال ہو جائیں۔ ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت

دیکھ کر عمرؓ جیسا عظیم المرتبت انسان تملماً اٹھا اور اپنی پیٹھ پر آئے کی بوری لاد کر اور گھی کا ڈبہ اپنے ہاتھ میں اٹھا کر ان کے پاس پہنچا اور اس وقت تک واپس نہیں لوٹا جب تک کہ اس نے اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر ان پہلوں کو نہ کھلا لیا اور وہ اطمینان سے سونے لگئے۔“

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”حدیث میں عمر بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے؟ تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ کل مر جاؤں گا۔ (مجھے کیا فائدہ اس کا؟) پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ کہتے ہیں ”پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ واقعہ سُستی اور کسل مندری سے بچنے کے ضمن میں بھی بیان فرمایا ہے اور یہ بھی کہ پچھلی نسل کے لگائے ہوئے پودوں کے پھل تم کھار ہے ہو تو اگلی نسل کے لئے بھی پودے چھوڑ کے جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؒ بیان فرماتے ہیں کہ ”حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک مسلمان ایسی حالت میں چلے آرہے تھے کہ انہوں نے گردن پنجی ڈالی ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس کی ٹھوڑی پر مکا مارا اور کہا اسلام کی فتوحات کا زمانہ ہے اور تم اپنی گردن جھکائے پھر رہے ہو!“ یعنی یہ زمانہ ہے اور اسلام کی فتوحات ہو رہی ہیں۔ اگر تمہیں کوئی تھوڑی سی تکلیف پہنچی بھی ہے تو اس کی وجہ سے تم نے اپنا سر نیچے کر لیا ہے۔ نیچے گردن جھکا کر چل رہے ہو۔“ خدا تعالیٰ نے اس وقت اسلام کو حکومت دی ہے۔ دنیا جو چاہے کہے مگر تم تو یقین رکھتے ہو کہ اسلام کو فتح ہو گی۔ اگر تم یقین رکھتے ہو کہ اسلام کو فتح ہو گی تو پھر رونا کیا۔“ حضرت مصلح موعودؒ نے قادیان سے ہجرت کے بعد فرمایا کہ ایک مومن کو یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کھویا ہے۔ اگر کوئی چیز ضائع بھی ہو گئی ہے، نقصان بھی تھوڑا ہو گیا تو یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ کیا کھویا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ کس کے لئے کھویا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے کوئی چیز ضائع ہوئی ہے، ہاتھ سے نکل گئی تو

حضور انور نے آخر میں احمدیہ انسائیکلو پیڈیا کی ویب سائٹ کو جمعی کی نماز کے بعد لائق کرنے کا اعلان فرمایا۔

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت کے نمایاں کارنامے

روجہلائی ۲۰۲۱ء بہ طابق ۹ رو فا ۱۴۰۰ انجری ششی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ ملکہ قضا کے اجراء کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے باقاعدہ قضا کے صیغہ کا اجرافرمایا۔ تمام اضلاع میں باقاعدہ عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے۔ قانون شریعت سے واقفیت کے لئے ملکہ افتاء کا قیام فرمایا اور چند صحابہ کو نامزد فرمایا کہ ان کے علاوہ کسی سے فتویٰ نہیں لیا جائے گا۔ ان میں حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو درداءؓ تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ علامہ شبی نعمانی اپنی کتاب الفاروق میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہر ذریعہ میں جو جوئی باتیں ایجاد کیں ان کو مؤرخین نے یکجا لکھا ہے اور ان کو اولیات کہا جاتا ہے اور وہ درج ذیل ہیں۔ یعنی یہ شروع کروائیں: بیت المال قائم کیا۔ نمبر دو: عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے۔ تاریخ اور سن قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔ نمبر چار: میر المؤمنین کا لقب حضرت عمرؓ نے خلیفہ وقت کے لئے اختیار کیا۔ پانچ: فوجی دفتر ترتیب دیا۔ چھ: والٹیسز کی تنخواہیں مقرر کیں۔ سات: دفتر مال قائم کیا۔ آٹھ: پیمائش جاری کیں۔ نو: مردم شماری کروائی۔ دس: نہریں کھدوائیں۔ گیارہ: شہر آباد کرائے۔ بارہ: ممالک مقبوضہ کو صوبوں میں تقسیم کیا۔ تیرہ: غشور یعنی وسواں حصہ بطور لیکس یا محصول مقرر کیا۔ چودہ: دریا کی پیداوار پر محصول لگایا اور محصل مقرر کئے۔ پندرہ: حرbi تاجریں کو ملک میں آنے اور تجارت کرنے کی اجازت دی۔ سولہ: جبل خانہ قائم کیا۔ سترہ: ڈرے کا استعمال کیا۔ اٹھارہ: راتوں

عمرؓ نے نہ گوشت کھایا اور نہ ہی گھی بیہاں تک کہ لوگ خوشحال ہو گئے اور گھی وغیرہ نہ کھانے اور صرف تیل کھانے کی وجہ سے آپؓ کا پیٹ گڑ گڑاتا تھا۔ آپؓ کہتے یعنی اپنے پیٹ کو مخاطب کر کے کہ تم گڑ گڑاتے رہو۔ اللہ کی قسم! تمہیں کچھ اور نہیں ملے گا تو اقتیکہ لوگ خوشحال نہ ہو جائیں اور پہلے جیسا کھانا شروع نہ کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں مردم شماری کا رواج بھی شروع ہوا یا آپؓ نے کروائی اور راشنگ سسٹم بھی خوارک کے لئے مقرر ہوا۔ پھر شوریٰ کا قیام آپؓ کے زمانے میں ہوا۔ مجلس شوریٰ میں ہمیشہ لازمی طور پر ان دونوں گروہ یعنی مہاجرین اور انصار کے ارکان شریک ہوتے تھے۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس اکثر خاص خاص ضرورتوں کے پیش آنے کے وقت ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور مجلس تھی وہاں روزانہ انتظامات اور ضروریات پر گفتگو ہوتی تھی۔ یہ مجلس ہمیشہ مسجد نبویؓ میں منعقد ہوتی تھی اور صرف مہاجرین صحابہ اس میں شریک ہوتے تھے۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ عام رعایا کو انتظامی امور میں مداخلت حاصل تھی۔ صوبہ جات اور اضلاع کے حاکم اکثر رعایا کی مرضی سے مقرر کئے جاتے تھے بلکہ بعض اوقات بالکل انتخاب کا طریقہ عمل میں آتا تھا۔ کوفہ، بصرہ اور شام میں جب عمال خراج مقرر کئے جانے لگے تو حضرت عمرؓ نے ان تینوں صوبوں میں احکام بھیجے کہ وہاں کے لوگ اپنی اپنی پسند سے ایک ایک شخص انتخاب کر کے بھیجنیں جوان کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ دیانت دار اور قابل ہو۔ پھر حاصل کا نظام ہے۔ حضرت عمرؓ نے عراق اور شام کی فتوحات کے بعد خراج کے نظم و نسق کی طرف توجہ کی۔ خراج پہلے لوگوں سے زبردستی لیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے خراج کے قواعد مرتب کرنے کے بعد خراج کی وصولی کا طریقہ بھی نہایت نرم کر دیا اور نئی ترا میم کیں۔ زراعت کی ترقی کے لئے حضرت عمرؓ نے بے آباد زمینوں کے متعلق فرمایا کہ جو ان کو آباد کرے گا وہ اس کی ملکیت ہوگی۔ اس کے لئے تین سال کا وقت مقرر کیا گیا۔ نہریں جاری کی گئیں۔ ملکہ آپاشی قائم کیا گیا جو تالاب وغیرہ تیار کروانے کا کام بھی کرتا تھا تا کہ زراعت بہتر ہو۔ تو اس طرح یہ چند کام تھے جو میں نے گنوائے بھی ہیں۔ ابھی ذکر حضرت عمرؓ کا چل رہا ہے انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔



## نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؒ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اسقدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک ناپینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پڑھو غیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کرو؟ پرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پڑھ رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اُسے اجازت تودے دی لیکن پھر فرمایا، کیا تمھارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اُس نے کہا، یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آجکل ان لوگوں کے سامنے جواز ان کی آواز سنکر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پڑھ پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں۔ یا انہیں کوئی ناپینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آجکل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناء پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی ناپینائی لاحق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

کو گشت کر کے رعایا کے دریافت حال کا طریقہ نکالا۔ اُنیں: پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ میں: جا بجا فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ اُنیں: گھوڑوں کی نسلوں میں اصلیں اور مجنس کی تمیز قائم کی جو اس وقت تک عرب میں نہ تھی۔ بائیکس: پرچہ نویں مقرر کئے۔ تینیں: مکرمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے مکانات بنوائے۔ چوتیں: لاوارث بچوں کی پرورش کے لئے روزینہ مقرر کئے۔ پچھیں: مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے۔ چھپیں: یہ قاعدہ قرار دیا کہ اہل عرب گوکار فر ہوں غلام نہیں بنائے جاسکتے۔ ستائیں: مغلوک الحال عیساً یوسف اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے۔ اٹھائیں: مکاتب قائم کئے۔ نینیں: معلوم اور مدرسون کے مشاہرے مقرر فرمائے، تنخواہیں مقرر کیں۔ تیس: حضرت ابو بکرؓ کو اصرار کے ساتھ قرآن مجید کی ترتیب پر آمادہ کیا اور اپنے اہتمام سے اس کام کو پورا کیا۔ اکتیس: قیاس کا اصول قائم کیا۔ بیتیں: فرائض میں 'عول' کا مسئلہ ایجاد کیا یعنی نان نفقہ کے لئے بعض لوگوں کو عیال میں شامل کرنا۔ تینتیس: نماز تراویح جماعت سے قائم کی۔ چوتیں: تین طلاقوں کو جو ایک ساتھ دی جاتی تھیں طلاق باسن قرار دیا۔ یہ تو آپؐ نے سزا کے طور پر بھی کیا تھا۔ پنجمیں: شراب کی حد کے لئے اسی کوڑے مقرر کئے۔ چھتیں: تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔ سینمیں: بنو شعلہ کے عیساً یوسف پر بجائے جزیہ کے زکوٰۃ مقرر کی۔ اڑتیں: وقف کا طریقہ ایجاد کیا۔ انتالیس: نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر تمام لوگوں کا اجماع کروادیا۔ ویسے عمومی طور پر مسنون یہی ہے تین تکبیریں ہوتی ہیں یا پہلی تکبیر کے ساتھ آخری تکبیر تک سلام پھیرنے سے پہلے چار... ابھی بھی یہی رائج ہیں۔ چالیس: مساجد میں وعظ کا طریقہ قائم کیا اور ان کی اجازت سے تمیم داری نے وعظ کہا اور یہ اسلام میں پہلا وعظ تھا۔ اکتالیس: اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ بیالیس: مساجد میں راتوں کو روشنی کا انتظام کیا۔ تینتالیس: ہجوم کرنے پر تعزیر کی سزا قائم کی۔ چوالیس: غزلیہ اشعار میں عورتوں کے نام لینے سے منع کیا حالانکہ یہ طریقہ عرب میں متولی سے جاری تھا۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ اس کے سوا اور بھی عمرؓ کی اولیات ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے قلم انداز کرتے ہیں۔ بہر حال یہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔ آئندہ بھی انشاء اللہ بیان ہو گا۔



## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہماں کی بے لوث خدمت کے ایمان افروز نظارے

ایمیٰ اے کی براہ راست نشریات کے ذریعہ دنیا بھر میں احمدیہ مساجد اور سینٹرز میں  
احباب جماعت کی جلسہ سالانہ میں باجماعت شمولیت کے نظارے  
دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ، ریڈیو جلسہ سالانہ کی براہ راست نشریات

## سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرمکار ف اور بصیرت افروز خطابات

شکر خداوندی کے لئے نماز تہجد، درس و تدریس اور ذکر الہی کے اجتماعات  
کرونا پابندیوں کی مشکلات کے باوجود دنیا بھر سے

## ایک لاکھ پچیس ہزار دسوائیں کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

مختلف ممالک کے وزراء، ممبر ان پارلیمنٹ، میسٹرز، کونسلرزا  
ورسیاسی و سماجی و مذہبی شخصیات کے ویڈیو پیغامات

میں شامل ہونے والے افراد کے لئے رہائش کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ تمام شامیں کو جلسے کے انعقاد سے کم از کم دو ہفتے قبل کرونا ویکسین کے دونوں ڈوز لگ چکے ہوں اور جس کا لیٹر بھی اُن کے پاس موجود ہو۔ جلسے میں شامل ہونے والے ہر فرد کو گزشتہ چوبیں گھنٹوں کے اندر اندر لیا گیا کرونا ٹیسٹ کا منقی رزلٹ دکھانا لازمی تھا جبکہ حدیقة المہدی میں داخلہ سے قبل جسم کا درجہ حرارت بھی چیک کیا جا رہا تھا جو کہ مناسب حد کے اندر ہونا چاہیے تھا۔ جلسہ گاہ میں اور کھانے کی مارکی میں ایک مناسب فاصلہ رکھنے کے انتظامات بھی کئے گئے تھے۔ امسال جلسہ گاہ میں تمام شامیں کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے اپنا اپنا جائے نماز ساتھ رکھنا ضروری تھا۔

امسال کرونا پابندی کی وجہ سے چونکہ جلسہ سالانہ میں صرف برطانیہ کے رہائشی افراد کو ہی مدعو کیا گیا تھا اس لئے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے احباب جماعت جلسہ میں شامل نہ ہو سکنے پر سو شل میڈیا کے ذریعہ اپنی حضرت کا اظہار کر رہے تھے لیکن خدا

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 55 واں جلسہ سالانہ حدیقة المہدی، آئلن میں اللہ تعالیٰ کے ان گنت فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاوں کے ساتھ 6 تا 8 اگست 2021ء انتہائی کامیابی سے منعقد ہو کر بخیر و خوبی انعام پذیر ہوا۔ رضا کار کارکنان کی ایک بہت بڑی تعداد مغض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاوں کا وارث بننے کی خاطر مہماں نام مسح کے آرام و سکون اور ہر ممکن خدمت کے لئے نہ صرف دوران جلسہ تندیہ اور جانشنازی سے دن رات مصروف رہی بلکہ جلسے کے انتظامات کو گزشتہ سالوں سے بڑھ کر مزید اعلیٰ معیار تک پہنچانے کے لئے کئی ماہ پہلے سے ہی حدیقه المہدی میں اپنے وقت کی قربانی کے عہد کو نبھانے کے نظارے پیش کرتے رہے۔

امسال کا جلسہ سالانہ کرونا وائرس کی پابندیوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منعقد کیا گیا جس کے نتیجہ میں جلسے میں صرف برطانیہ کے رہائشی افراد کو ہی دعوت نامے کے ساتھ تینوں دن کے بجائے صرف ایک مخصوص دن ہی شمولیت کی اجازت دی گئی تھی یعنی ایک فرد صرف ایک دن ہی شامل ہو سکتا تھا۔ اس وجہ سے امسال جلسے



المهدی پہنچانے کے لئے شش سروں چلائی جاتی رہی۔ بارش کی وجہ سے حدیقتہ المهدی میں گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں کے لئے خصوصی ٹریکس بچھائے گئے تھے جس کی وجہ سے آسانی ہو گئی تھی۔ امسال کھانے کی مارکی میں مناسب فاصلہ رکھنے کے خصوصی انتظامات کے باوجود بغیر کسی وقت اور تکلیف کے احباب جماعت کھانا لیتے بھی رہے اور سکون کے ساتھ کھانا کھاتے بھی رہے۔ چائے کے اسٹال پر بھی بہت عمدہ انتظام تھا۔ طبی امداد، بک اسٹالز، تصاویری نمائش کے لئے بھی بہتر انتظامات کئے گئے تھے۔ کرونا پابندی کی وجہ سے امسال بازار کا انعقاد نہیں کیا جاسکا۔ سیکیورٹی رضا کار خصوصی وردیاں پہنے اسکینگ مشینوں کے ذریعے اور فرداً فرداً تلاشی اور ہمراہ لانے والے سامان بھی چیک کر رہے تھے۔

صدر صاحبہ لجنة اماء اللہ برطانیہ نے بھی اپنی ناظمات کے ساتھ مہمانان مسح کی خدمت کے لئے دن رات مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ لجنة کی سیکیورٹی، پنڈال میں حفاظت کا انتظام، نظم و ضبط، صفائی کا انتظام، کھانے کی تقسیم، آب رسانی کی سہولت، نمائش اور مختلف قسم کے اسٹال، غرض ہر شعبہ میں معیاری خدمات فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔

اخبار افضل یوکے کی ویب سائٹ اور موبائل ایپ پر جلسہ کی کارروائی کی لمحہ پر تازہ صورت حال روپرٹس کی صورت میں اپ ڈیٹ کی جاتی رہیں۔ جلسہ کنیکٹ کی ویب سائٹ پر تازہ روپرٹس فوری فوری ملتی رہیں۔ ریڈیو جلسہ نے بھی جلسے کی تمام تر کارروائی اور

تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ایک طرف تو جہاں ایم ٹی اے کے رضا کار ان کی انتہک محنت اور کوششوں کے نتیجہ میں جلسہ کی کارروائی براہ راست دن رات نشر کر کے تمام احباب جماعتہاۓ عالمگیر جماعت احمدیہ کو جلسہ میں شامل کیا گیا تو دوسری طرف عشا قان احمدیت اور خلافت کے جاثنار احمدی احباب جماعت دنیا بھر کے ممالک میں اپنی اپنی مساجد اور سینٹرز میں رات دن اور موسم کی پرواہ کئے بغیر اکھٹے ہو کر باجماعت جلسے کی کارروائی بذریعہ ایم ٹی اے دیکھتے رہے۔ بعض ممالک میں تو انتہائی رات کا وقت ہوتا تھا لیکن خلافت کے پروانے ایم ٹی اے سے چمٹے بیٹھے رہتے تھے اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفہ امسیح الغامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار اور خطاب کے منتظر رہتے تھے۔ دنیا کے تمام ممالک میں جہاں جہاں بھی یہ انتظام کیا گیا تھا وہاں احباب جماعت کے لئے کھانے پینے کے بھی خصوصی انتظامات کئے گئے تھے گو یادیا کے ہر ملک کی ہر جماعت میں اُنہی اوقات میں نہ صرف ایک طرح سے جلسہ منعقد کیا گیا بلکہ خلیفہ وقت کے براہ راست خطاب کی برکات سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ جلسہ کی تمام تر کارروائی کا رواں ترجمہ دنیا کی کئی مختلف زبانوں میں بھی براہ راست نشر کیا گیا۔

جلسے کے دنوں میں شدید بارش کی وجہ سے انتظامات میں خاص طور پر پارکنگ ایریا میں کافی مشکلات پیش آ رہی تھیں جس کی وجہ سے چند میل کے فاصلے پر تازہ کنٹری مارکیٹ میں بھی پارکنگ کا خصوصی انتظام کرنا پڑا اور وہاں سے شاملین کو حدیقتہ



بنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## جلسے کے پہلے دن کی کارروائی

حسب روایت جلسہ کا آغاز لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ حضور انور جنڈا لہرانے کی تقریب کے لئے جب تشریف لائے تو مرکزی انتظام کے تحت جلسہ گاہ کے سطح سے نعروہ پائے تکبیر بلند کئے گئے۔ حضور انور نے تقریباً ڈیڑھ سو ممالک کے چھرمت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا جنڈا لوائے احمدیت لہرا یا اور ساتھ ہی امیر جماعت احمدیہ برلنیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے بھی برلنیہ کا جنڈا لہرا یا۔ حضور انور نے دعا کاروائی اور جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی افتتاحی کاروائی کے لئے مردانہ پنڈال میں تشریف لائے۔ حضور انور جیسے ہی پنڈال میں تشریف لائے تو پورا پنڈال آہلا و سہلاً مرحباً، نعروہ تکبیر اللہ اکبر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام احمدیت زندہ باد، غلام احمد کی جئے کے نعروں سے گونج اٹھا جس سے ایک عجیب روحانی ما حول کی کیفیت پیدا ہو گئی۔

حضور انور کے ارشاد پر جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ الحشر کی آیات ۱۹ تا ۲۵ کی

دیگر معلوماتی پروگرام نشر کرنے کے علاوہ موسم اور ٹریننگ سے متعلق تازہ ترین اطلاعات بھی فراہم کیں۔ شعبہ مخزن تصاویر نے تصویری نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے سلسلہ کے مختلف ممالک کے دورہ جات اور مختلف ممالک کی اہم شخصیات سے ملاقات، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، علمائے سلسلہ اور دیگر اکابرین سلسلہ کی نہایت اہم اور نادر تصاویر لگائی تھیں۔ بکشال و آڈیو ویڈیو کیسٹس، روپی آف ریٹینر، احمدیہ آر کائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر، پریس اینڈ میڈیا آفس، ہیومنیٹی فرست، احمدیہ آر کیٹیکلیس اینڈ انجینئرز ایسوی ایشن اور شعبہ ہومیوپیٹھی کے تحت بھی اسٹال لگائے گئے تھے۔

جلسے کے دنوں کا آغاز نماز تجد و فجر اور درس القرآن سے ہوتا رہا۔ حدیقتہ المہدی میں خصوصی اجازت کے ساتھ صرف ڈیوٹی دینے والے کارکنان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان کارکنان کے ساتھ ساتھ روز آنے پہنچنے والے دیگر احباب جماعت کو جلسے کے تینوں دن پیارے آقا حضرت خلیفة امتح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنسرہ العزیز کی اقتداء میں پانچوں نمازوں پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ جلسہ کی کاروائی خیر و عافیت کے ساتھ انتہائی بابرکت ماحول میں منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مہمانان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کرنے والے تمام مخلص رضا کاران کارکنان کو اپنے بے انتہا فضللوں اور رحمتوں سے نوازے اور شاملین جلسہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث



سے نامساعد حالات کے باوجود جماعت پر من حيث الجماعت نیک اثر پڑ رہا ہے۔ تمام جلسے سننے والوں پر جلسے کا مستقل اثر ہونا چاہیے تھیجی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے جلسے کا مقصد پورا کیا اور اپنی بیعت کا حق ادا کیا اور اس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں پانے والے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں بدی سے دور رہنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بدی سے بچنا بھی تقویٰ ہے اور بدی کی کئی اقسام ہیں۔ بدی کو خوش اخلاقی سے دور کرو۔ انسان کو نیک بختی اور سعادت کی را ہیں اختیار کرنی چاہیں۔ خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا حتیٰ کہ وہ خود بدل جائیں نیز یہ کہ بدیاں ہلاکت کا موجب ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقی تقویٰ، زہد، اخوت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہو جائے تاکہ ہم جماعت کے پیغام کو بھی صحیح رنگ میں پہنچانے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر میں دنیا کے حالات کی بہتری کے لئے اور جلوسوں کا حقیقی رنگ پیدا ہونے کے لئے، پاکستان کے حالات کے لئے بھی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز تھجد، اور دعاوں کا التزام کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ بعد ازاں اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

تلاوت و ترجمہ سے کیا۔ جس کے بعد مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی منظوم کلام اور اس کا ترجمہ پیش کیا جبکہ مکرم صبور بھٹی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے“ کے چند اشعار نہایت ترجمہ سے پیش کئے۔ اس کے بعد جیسے ہی حضور انور افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لائے تو پنڈال کی فضا ایک مرتبہ پھر نعروں سے گونج آٹھی۔

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی غرض اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا اور اپنے نبیوں کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننا اور ان پر عمل کرنا بتایا۔ گویا اپنی روحانی پیاس بھانے کے لئے ہم ان دنوں میں جمع ہوتے ہیں۔ پس اس مقصد کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس سال کا جلسہ خاص حالات کی وجہ سے محدود ہے۔ اس کا انعقاد بھی ایک سال کے وقت کے بعد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وبا کو بھی جلد ختم فرمائے، ہم پر رحم فرمائے۔ دوبارہ حالات معمول پر آئیں تاکہ جلسہ دوبارہ اپنی شان سے منعقد ہو۔ جلسے کی اصلی شان اُس وقت ہے جب اس میں شامل ہونے والے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنے والے ہوں۔ امسال بعض جماعتوں نے جلسہ سننے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ یہ ایک نیا تجربہ ہے اور ایک نیک روایت جماعت میں قائم ہوئی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلاؤں میں سے ایک فضل ہے جس



مکرم احمد سلام صاحب سیکریٹری صنعت و تجارت یوکے نے انگریزی میں کی۔ اس کے بعد مکرم شیخ ندیم احمد صاحب نے کلام محمود سے منظوم کلام ”محمد پر ہماری جاں فدا ہے“ کے چند اشعار پیش کئے۔ اجلاس کی تیسرا تقریر مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشن وکیل الاشاعت لندن نے ”نظام جماعت کی برکات اور ہمارا فرض“ کے موضوع پر کی۔ تمام مقررین نے انتہائی جامع اور ایمان افروز تقاریر سے حاضرین جلسے کی علمی اور دینی معلومات میں اضافہ کیا۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ کے منظوم کلام سے اس اجلاس کی آخری نظم ”نہ روک راہ میں مولیٰ شتاب جانے دے، پیش کی۔

بعد ازاں حسب روایت بجنہ اماء اللہ کی تقریب جلسہ کا آغاز کرنے کے لئے حضور انور بجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ صدر صاحب بجنہ اماء اللہ یوکے محترمہ ڈاکٹر فرید خان صاحبہ اور ان کی نائبین نے حضور انور کا استقبال کیا اور ساتھ ہی پنڈال میں موجود تمام خواتین نے پُر جوش اسلامی نعروں کے ذریعہ حضور انور کو نوش آمدید کہا۔ حضور انور کے ارشاد پر اجلاس کی کاروائی شروع کی گئی۔ مکرمہ نور عودہ صاحبہ نے سورۃ الحدید کی آیات 21 تا 24 کی تلاوت کی جبکہ مکرمہ شریمن بٹ صاحبہ نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد مکرمہ ماریہ ثاقب صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم پاکیزہ کلام ”حمد و ثناء اُسی کو جو ذات جاودا نی“ سے چند اشعار ترجمہ سنائے۔

بعد ازاں حضور انور نے تشهید، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت

## جلسے کے دوسرے دن کی کاروائی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب مریٰ سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ یوکے کونماز تہجد پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھانی جبکہ نماز فجر کے بعد مکرم محمود احمد طلحہ صاحب مریٰ سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ یوکے کو درس قرآن دینے کی توفیق ملی۔

جلسے کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی وقت کے عین مطابق صحیح دس بجے مختتم بلاں ایٹلنسن صاحب صدر جماعت ہارٹلے پول کی زیر صدر اسٹریٹ شروع ہوئی۔ مکرم راحیل احمد صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 109 تا 112 تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم عصام احمد بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے“ سے چند اشعار پیش کئے۔ اجلاس کی پہلی تقریر ”اسلام میں آزادی اظہار کی حدود و قیود“ کے موضوع پر مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مبلغ سلسلہ عربک ڈیسک لندن کی تھی۔ اس کے بعد مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے منظوم کلام ”بدرگاہ ذیشان خیر الانام“ کے چند اشعار پیش کئے۔ اجلاس کی دوسری تقریر ”غیر مسلموں کی نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام“ کے عنوان پر



گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نماز میں پڑھائیں۔

## دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

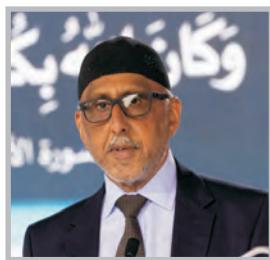
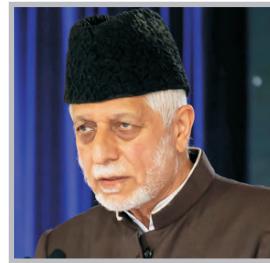
دو پھر تقریباً ساڑھے چار بجے دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ کرونا پابندیوں کی وجہ سے نہ صرف برطانیہ بلکہ دنیا کے مختلف ممالک سے ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے معزز مہمان بشمول وزراء، ممبر ان پارلیمنٹ، میسٹرز، کونسلرز اور سیاسی و سماجی و مذہبی شخصیات امسال کے جلسہ سالانہ میں شامل نہیں ہو سکے لیکن ایک سو سے زائد مہمانوں نے جلسہ سالانہ کے لئے اپنی نیک خواہشات پر بنی ویڈیو پیغامات بھجوائے ہیں۔ جس کے بعد چند مہمانوں کے ویڈیو پیغامات حاضرین جلسہ کو دکھائے گئے اور بعض پیغامات پڑھ کر بھی منائے گئے۔ پیغامات بھیجئے والے تمام مہمانوں نے جلسہ میں شامل نہ ہو سکنے پر افسوس کا اظہار کیا اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیار محبت اور حقیقی اسلامی تعلیم پھیلانے کے علاوہ انسانیت کے لئے کی جانے والی خدمات کو سراہا۔

بعد ازاں حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پورے پنڈال نے اسلام، احمدیت، خلافت اور اللہ اکبر کے پر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کے آغاز کے لئے حضور انور کے ارشاد پر مکرم محمود احمد وردی صاحب انچارج انڈوئیشن ڈیسک یوکے نے سورۃ الصاف کی آیات 8

کے بعد لجنات سے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج کل روشن خیالی کے نام پر آزادی اظہار و عمل کا ایک ایسا تصور پیدا ہو گیا ہے جو روشن خیالی کم اور اندھیروں کی طرف زیادہ لے جانے والا ہے۔ اس آزادی کے فوائد کے بجائے نقصان زیادہ ہیں جس سے آئندہ نسل بھی تباہ ہو رہی ہے۔ دنیا دار جب ایک برائی سے نکلا چاہتے ہیں تو دوسری برائی میں پھنس جاتے ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ایسی تعلیم دیتا ہے جو ہر ایک کے حقوق بتاتا ہے۔ آزادی اظہار و عمل بھی بتا دیتا ہے اور ہر ایک کے حدود و قیود بھی بتا دیتا ہے۔ عموماً اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو حقوق نہیں دیتے جاتے۔ اسلام کا بنیادی تصور یہ ہے کہ صرف حقوق لینے پر زور نہ دو بلکہ ہر ایک کے ذمہ جو فرائض ہیں ان کو بھی ادا کرنے کی طرف توجہ دو جبھی امن پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام عورت کو صرف نہیں کہتا کہ اپنے حقوق لو بلکہ برائیوں سے بچنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ اس تعلیم کا نہ کوئی اور دینی تعلیم مقابلہ کر سکتی ہے نہ ہی کوئی دنیاوی قانون اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ نے عورت کی عزت قائم فرمائی اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرمائی۔

حضور انور کا یہ خطاب لجنہ کی جلسہ گاہ سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست مردانہ جلسہ گاہ اور ساری دنیا میں دکھایا گیا۔ حضور انور کے خطاب کے بعد لجنات نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے مردانہ جلسہ



### مشن ہاؤسز اور تبلیغی مرکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال مشن ہاؤسز میں 123 کا اضافہ ہوا ہے۔ مشن ہاؤسز اور تبلیغی سنٹر ز کے قیام کے حوالہ سے پہلے نمبر پر گھانا ہے جہاں امسال 16 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور نے مسید و نیا کے پہلے مشن ہاؤس کی تعمیر کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

### وکالت تصنیف یوکے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال قرآن کریم کا اٹالین ترجمہ طبع ہو چکا ہے۔ اس ترجمہ کی تیاری میں جماعت کینیڈا اور اٹالی نے بہت محنت کی ہے۔ حضور انور نے روحانی خزانہ کے نئے سیٹ کا تذکرہ بھی فرمایا۔

### وکالت اشاعت (طبعات)

92 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 384 مختلف کتب، پکنٹ اور فولڈرز وغیرہ 39 زبانوں میں 36 لاکھ 88 ہزار 960 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

### رپورٹ وکالت اشاعت (ترسلی)

دورانِ سال لندن سے 30 ممالک کو 60 زبانوں میں 75 ہزار 745 سے زائد تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔

تا 14 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ مکرم رانا محمود الحسن صاحب مربی سلسلہ ایڈیٹشنس وکالت التبشير نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کرد گار“ کے بعض اشعار انتہائی ترجم اور خوش الحانی سے سنائے۔

بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسکن امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے روح پرور خطاب میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے دورانِ سال جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی اور ترقیات کا جائزہ پیش فرمایا جس کی ایک جھلک قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

### نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جوئی جماعتوں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 403 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ 829 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

### نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

دورانِ سال 135 نئی مساجد اور 76 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ بیلیز میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر کے حوالے سے حضور انور نے کچھ تفصیل بیان فرمائی۔ اسی طرح امریکہ میں زائن میں جماعت امریکہ کا مسجد بنانے کے منصوبے کے حوالے سے کچھ تفصیل بیان فرمائی۔



افتتاح کیا گیا۔ اس کے علاوہ الاسلام پر قرآنِ کریم پڑھنے اور سننے کے لیے جدید دیدہ زیب ReadQuran.app کا اجرابھی کیا گیا۔ انگریزی زبان میں 316 اور اردو زبان میں 1000 کتب ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ انگریزی زبان میں 6 نئی کتب شائع کی گئی ہیں۔ Google, Amazon, Apple پر اب تک کل 71 کتب ان پلیٹ فارمز پر شائع ہو چکی ہیں۔ اردو اور انگریزی میں 10 نئی آڈیو کتب تیار کی گئی ہیں۔ اس طرح تک اردو میں 77 اور انگریزی میں 40 کتب کی آڈیو فائلز تیار ہو چکی ہیں۔ حضور اور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کل 20 زبانوں میں آڈیو اور ویڈیو میں دستیاب ہیں۔

### جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریری

دنیا کے 90 ممالک میں اب تک 591 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام ہو چکا ہے۔ جن کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔

### لیف لیپس اور فلاہر زکی تقسیم

دورانِ سال 69 لاکھ 84 ہزار لیف لیپس تقسیم ہوئے۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک کروڑ 68 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

### عرب اور دیگر ڈیسکس

13 کتب پرنٹنگ کے لیے بھجوائی گئیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشین ڈیک، فرشچ ڈیک، بگلہ ڈیک، چین ڈیک، انڈو ٹیشن ڈیک، ترکش ڈیک، سواحلی ڈیک، سینیش ڈیک کی کارکردگی کا ذکر فرمایا۔ دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس اینڈ میڈیا ٹیم کو 102 خبریں اور مضمایں شائع کروانے کی توفیق ملی ہے۔ اس کے ذریعہ سے ایک محتاط اندازے کے مطابق 2 کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

### الاسلام ویب سائٹ

قرآنِ کریم سرچ کی نئی ویب سائٹ OpenQuran.com کا آغاز ہوا اور جلسہ سالانہ یوکے پر اس کے دوسرے وزن کا بھی

### ایم ٹی اے انٹرنشنل

ایم ٹی اے انٹرنشنل کے چینیز اور اس میں روان ترجمہ کی زبانوں کی تعداد کا حضور انور نے ذکر فرمایا۔

ایم ٹی اے افریقہ کے سٹوڈیویز کے حوالے سے حضور انور نے بتایا کہ ان کی تعداد 11 ہو چکی ہے۔

### دیگر ٹی وی، ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے انٹرنشنل کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ 69 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر بھی جماعت کو اسلام کا پر امن پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ امسال 5 ہزار 68 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 1877 گھنٹے وقت ملا۔ اسی طرح جماعتی ریڈیو ٹیلیوژن کے



ہزار 221 ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت 13 ہزار 42 کا اضافہ ہے۔ اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح دوسرے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

علاوہ مختلف ممالک میں ریڈ یو سٹیشنز پر 47 ہزار 800 گھنٹے پر مشتمل پروگرام نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈ یو کے ان پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق 33 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

## تیسرا دن کی کارروائی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے تیسرا دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم میراجمم پرویز صاحب مرbi سلسلہ عربک ڈیک یو کے کوسا تین بجے نماز تہجد پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم وسیم احمد فضل صاحب مرbi سلسلہ و استاذ جامعہ احمد یو کے کو درس دینے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کے تیسرا دن بھی بالکل ٹھیک وقت پر صحیح دس بجے اجلاس اول کی کارروائی محترم ڈاکٹر اختر احمد ایاز صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم میاں داؤد احمد صاحب نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ مکرم آصف چغتای صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ”نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلانکلا“ کے چند اشعار پیش کئے۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبد القدوس عارف صاحب صدر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفینِ نو کی کل تعداد 825 ہزار 522 ہے۔ جس میں 44 ہزار 697 ٹکرے اور 30 ہزار 2856 لڑکیاں ہیں۔ جبکہ امسال نئے درج ہونے والے واقفینِ نو کی تعداد پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفینِ نو کی تعداد 34 ہزار 622 ہے،

جس میں 22 ہزار سے زائد ٹکرے اور 12 ہزار سے زائد لڑکیاں ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے مخزن تصاویر، روپیوں آف ریپورٹر، افضل انٹریشنل، اخبار الحکم، احمدیہ آر کا یو اینڈ ریسرچ سینٹر، انٹریشنل عربک الگش ٹرانسلیشن ڈیک، مرکزی شعبہ آئی ٹی، مرکزی شعبہ اے ایم جے، IAAAE مجلس نصرت جہاں، انصار اللہ یو کے کتحت برکینا فاسو میں آئی کلینک، ہیومنیٹ فرست کی کارگزاری مختصر طور پر بیان فرمائی۔

## اموال ہونے والی بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال اب تک بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ 25

موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مکرم منیر عودہ صاحب نے نہایت تر نم کے ساتھ پڑھنے کی سعادت پائی جبکہ مکرم عطاء المؤمن زاہد صاحب نے ان اشعار کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم حفظۃ‌الحمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”وہ پیشوادہ ماراجس سے ہے نور سارا“ کے چند اشعار نہایت خوش الحافی کے ساتھ سنائے۔ اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے گزشتہ سال اور امسال کے احمدیہ مسلم امن انعام کا بھی اعلان کیا۔ گزشتہ سال کے لئے محترمہ آڈی روپے صاحب آف سر لینڈ اور امسال کے لئے مکرم دھرم امیر چنگ یون صاحب آف تائیوان ان انعامات کے حقدار قرار دیئے گئے۔ ان دونوں شخصیات کو یہ انعامات آئندہ کسی تقریب میں دیئے جائیں گے۔

بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تسلیم، تعلیم اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کامل اور مکمل اور ہر زمانے کے مسائل کا حل ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے اس تعلیم کو پیش کرنے کے لئے کسی شرم، جھجک اور احساس کمتری کی ضرورت نہیں۔ ہمیں دنیاداروں کو، حقوق کے نام نہاد علم برداروں کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں اپنے پیچھے چلنے کی دعوت کی ضرورت ہے تاکہ ہر لحاظ سے ہر طبقے کے حقوق کی حفاظت ہو اور حقیقی امن پیدا ہو۔ حقوق قائم نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ایک بہت بڑی اکثریت اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی نیک سلوک کرے اور تم اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو تم اللہ کا بھی شکر نہیں کرتے۔ گویا اپنے حق کی ادائیگی کو بندوں کے حق کی ادائیگی سے مشروط کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے راہ نمائی فرمائی کہ حقیقی دوست وہی ہو سکتے ہیں جن کے دل صاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوستوں کو قریبی رشتہ داروں کی فہرست میں شامل فرمایا ہے تاکہ ان سے قربت کا احساس بڑھے۔ خدا کی خاطر دوستی نبھانا ہی حقیقی دوستی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے والدین کے دوستوں کے حق بھی ادا کریں۔

مجلس خدام الاحمد یہ یوکے نے ”قرآن کریم کی تعلیمات کی فضیلت“ کے موضوع پر انگریزی میں کی۔ دوسری تقریر عطاء الجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن و نائب امیر یوکے نے ”اسلام کی پیش کردہ توحید خالص“ کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد مکرم طاہر خالد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے منظوم کلام ”ضرور مہدی دوراں کا ہو چکا ہے ظہور“ کے چند اشعار تر نم سے سنائے۔ اجلاس کی تیسرا تقریر مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل انتبیہر اسلام آباد یوکے نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ”عالم اسلام اور اور خلافت احمدیہ“۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں غلبہ اسلام کی ترطب“ کے عنوان پر انگریزی میں کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مقررین کی تقاریر انتہائی پُراشر، دلائل سے بھر پورا اور جامع تھیں۔

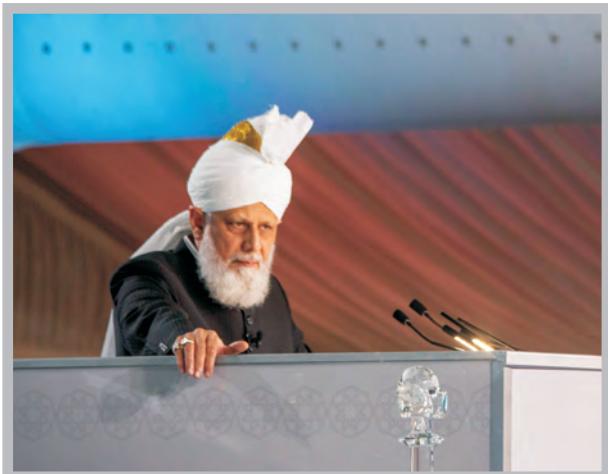
جلسہ سالانہ کے اس موقع پر ان تقاریر کے بعد عالمی بیعت کی ایک اہم تقریب سعید منعقد ہوا کرتی ہے لیکن امسال کرونا پابندیوں کی وجہ سے یہ تقریب منعقد نہ کی جا سکی البتہ حاضرین جلسہ کو عالمی بیعت سے متعلق ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی جس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

بعد دو پھر حضور انور کے اختتامی خطاب سے قبل محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس کا آغاز مکرم حافظ طیب احمد صاحب مرتبی سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ الناس کی تلاوت و ترجمہ سے کیا۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کے ویڈیو پیغامات دکھائے گئے اور بعض مہمانوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ تمام مہمانوں نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس دوران حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پورے پنڈاں میں عشا قان خلافت نے اسلام، احمدیت، خلافت زندہ باد اور اللہ اکبر کے پر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

بعد ازاں حضور انور کے ارشاد پر اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب انجارج عربک ڈیک نے سورۃ القلم کی آیات ۱ تا ۱۷ کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ حضرت مسیح

تحا۔ مسجدِ قصی میں بیٹھے لوگ سن رہے تھے یہ بھی ایک عجیب نظارہ ہے۔ قادریان میں رات کے تقریباً بارہ بجے والے ہیں لیکن لوگ پھر بھی بیٹھے ہیں۔ اسی طرح باقی ملکوں میں بھی LateNight جسکی ہو جائیں ہے لیکن بیٹھے جلسہ سن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزادے اور ان کو جلسہ کی برکات سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ادارہ اخبار احمدیہ احباب جماعتیہ احمدیہ عالمی کو امسال تاریخی جلسہ سالانہ برطانیہ کے انہتائی کامیاب القادر پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا ہے کہ تمام احمدی اس جلسے کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق پانے والے ہوں۔ امین



حضور انور نے ایک حدیث بیان فرمائی جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر جو پانچ حقوق ہیں اس میں مریض کی عیادت بھی شامل ہے۔ متعدد قرآنی آیات کی روشنی میں تیمبوں سے حسن سلوک کرنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ جنگ کرنے والوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عام طور پر جنگیں اپنی برتری جتناے اور قبضہ کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اسلام میں جنگ کی اجازت امن قائم کرنے کے لئے، مذہبی آزادی کے لئے اور ظلم کے خلاف اڑانے کے لئے ہے اور یہ بھی کہ اسلام نے دشمن کے حقوق بھی قائم فرمادیے۔ یہی حقوق ہیں جن کو قائم کر کے ہم معاشرے میں اور دنیا میں امن کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ ورنہ دنیا میں امن کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اگر حکومتوں ان حقوق کو ادا نہیں کریں گی تو اس کے نتیجہ میں عالمی جنگ کے لئے بھی تیار ہو جائیں جس کی تباہی ہر تصور سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

آخر میں حضور انور کی اختتامی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دعا کے بعد جلسہ گاہ اسلام، احمدیت، خلافت احمدیہ، شهدائے احمدیت، اسیران راہ مولیٰ، نعرہ تکبیر اور حضرت مرزا غلام احمد کی جس کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ جس کے بعد عرب، جامعہ احمدیہ یوکے، افریقیں، اٹریشیا، پنجابی، فارسی اور بُنگلہ دیشی نمائندگان نے انہتائی والہانہ اور عاشقانہ انداز میں اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے دینی نغمات اور ترانے بھی پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور السلام علیکم ورحمة اللہ کہہ کر تشریف لے گئے۔ اور یوں جماعت احمدیہ برطانیہ کا 55 واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے بے انہتا فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی بارش کو سمیتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک ترانوں کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ان تین دنوں میں یہاں کل 8877 لوگ مختلف وقتوں میں آئے۔ 2168 مردا اور 6709 عورتیں۔ اسی طرح جماعتی نظام کے تحت یوکے کی مختلف جماعتوں میں 3000 سے اوپر لوگ مساجد میں بھی بیٹھ کر اجتماعی طور پر سنتے رہے۔ پھر فرمایا کہ یہ جو دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں راکیں نیا نظارہ کیا بیر سے بھی اور کینیڈ اسے بھی اور قادریان کا منارہ امتح نظر آ رہا

# عید الفتحی قربانیوں کی عید

ذیل کا قسم مضمون رسالہ نبی نگ خیال لا ہو میں عرصہ ہوا شائع ہوا تھا  
اپنے ۱۵ نومبر ۲۰۱۷ء میں اسے نقل کیا گیا جہاں سے اخذ کیا گیا ہے  
رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفہ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ

## مظفر احمد طاہر

ایک بت پرست بلکہ بت ساز گھرانے میں پیدا ہوا تھا اور عراق کے شہر اور کسدیم کا رہنے والا تھا۔ اس کے خاندان کے لوگوں کا گزارہ ہی بتوں کے چڑھاوں بت فروشی پر تھا۔ والد بچپن میں فوت ہو گئے تھے اور بچا کی آغوش میں پلا تھا جس نے اس کے ہوش سنجا لتے ہی اپنے بیٹوں کے ساتھ اسے بھی بت فروشی کے کام پر لگا دیا۔ حقیقت سے نا آشنا بچا کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس دل کو خالق کوں و مکان چن چکا ہے۔ اس میں بتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ پہلے ہی دن ایک امیر گاہ کے جواب پنی عمر کی انتہائی منزدیں طے کر رہا تھا۔ اور تھا بھی مالدار بت خریدنے کے لئے آیا۔ بت فروش بچا کے بیٹے خوش ہوئے کہ آج اچھی قیمت پر سودا ہو گا۔ بوڑھے امیر نے ایک اچھا سابت چنا اور قیمت دینے ہی لگا تھا کہ اس بچے کی توجہ اس گاہ کی طرف ہوئی اور اس سے سوال کیا کہ میاں بوڑھے تم قبر میں پاؤں لٹکائے ہو۔ تم اس چیز کو کیا کرو گے۔ اس نے جواب دیا کہ گھر لے جاؤ نگا۔ اور ایک صاف اور مطہر جگہ میں رکھ کر اسکی عبادت کرو نگا۔ یہ سعید بچہ اس خیال پر اپنے جذبات کو روک نہ سکا اور پوچھا تمہاری عمر کیا ہو گی اس نے اپنی عمر بتائی اور اس بچے نے نہایت تھارت امیز ہنسی سے کہا کہ تم اتنے بڑے ہو اور یہ بت تو بھی چند دن ہوئے میرے بچانے بنوایا ہے۔ کیا تمہیں اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے شرم نہ آئے گی؟ نہ معلوم اس بوڑھے کے دل پر توحید کی کوئی چنگاری گری یا نہ گری لیکن اس وقت اس بت کا خریدنا اس کے لئے مشکل ہو گیا۔ اور وہ بت وہیں پھینک کر واپس چلا گیا۔ اس طرح ایک اچھے گاہ کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر بھائی سخت ناراض ہوئے۔ اور اپنے باپ کو اطلاع دی۔ جس نے اس بچے کی خوب خبری۔ یہ پہلی تکلیف تھی۔ جو اس پاک بازہستی نے توحید کے لئے اٹھائی۔ مگر باوجود چھوٹی عمر اور کم سنی کے زمانے کے یہ سزا جوش توحید کو سرد کرنے کی بجائے اسے اور بھی بھڑکانے کا موجب ہوئی۔ سزا نے فکر کا دروازہ کھولا اور فکر نے عرفان کی کھڑکیاں کھول دیں۔ یہاں تک کہ بچپن کی طبعی سعادت جوانی کا

جسے لوگ عام طور پر عید الفتحی کہتے ہیں۔ اس کا اصل نام عید الفتحی یا عید الاضحی ہے یعنی قربانیوں کی عید جس طرح اس عید کا غلط نام لوگوں میں مشہور ہے۔ اسی طرح اس عید کا مقصد بھی لوگ غلط سمجھتے ہیں۔

اس عید کے متعلق حکم ہے۔ کہ عید الفطر کی نسبت جلدی پڑھی جائے۔ یعنی ابھی سورج نیزہ بھراونچا ہوا ہو۔ تو اس کی نماز شروع ہو جانی چاہئے۔ ترمذی۔ ابن ماجہ نے بریدہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول کریم ﷺ اس عید کے دن نماز اور خطبہ سے فارغ ہو کر ناشتہ تناول فرماتے تھے۔ اور امام احمد کی روایت میں یہ امر زائد ہے۔ کہ ہاتے بھی قربانی کے گوشت سے تھے۔

یہ عید حج کے دوسرے دن ہوتی ہے اور بہت سے مسلمان آج کل اس کی حقیقت صرف اس قدر سمجھتے ہیں کہ قربانیاں کیں اور خوب گوشت کھایا۔ حالانکہ یہ عید اپنے اندر ایک بہت بڑا سبق رکھتی ہے۔ اور ایک اہم تاریخی واقعہ کی یادگار ہے۔ جسے میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

ہزارہا سال گزرے بلکہ نہیں کہہ سکتے کہ تاریخی زمانہ سے بھی پہلے کسی وقت ایک بے برگ و گیاہ جنگل میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں اسی کے حکم سے ایک معبد بنایا گیا تھا۔ اس کے بنانے والے کے متعلق یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ کون تھا۔ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ وہ معبد قومی اور ملی ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سب سے پہلا معبد تھا۔ کچھ عرصہ تک لوگ اس معبد میں خدا تعالیٰ کا نام لیتے رہے۔ لیکن نامعلوم کہ کیا تغیرات ہوئے کہ وہ جگہ ویران ہو گئی۔ اور عبادت کرنے والے لوگ پر انگدہ ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ کو یہ جگہ پیاری تھی۔ پس اس نے ارادہ کیا۔ کہ اسے پھر سے آباد کرے اور ہمیشہ کے لئے دنیا کی ہدایت کا مرکز بنائے

اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز مخفی ہو سکتی ہے اس نے اس جگہ کی آبادی کے لئے ایک ایسا مصنفو انسان چنا جس کی اولاد نے اپنی نورانی ش ساعوں سے آج تک دنیا کو روشن کر رکھا ہے۔ یہ شخص

پر قدرتاً اس کا تکلیف وہ اثر ہوا۔ لیکن بیوی کی سابقہ خدمات اور اخلاص کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ کچھ کہہ نہ سکے۔ بلکہ کہا تو یہی کہ ہاجرہ تمہاری لوندی ہے۔ تم جس طرح چاہو اس سے سلوک کرو۔ آہ! ابراہیم کو کیا معلوم تھا کہ یہ سب سامان کسی اور ہی غرض کے لئے ہیں اور یہ سب واقعات ابراہیم کے ترک وطن کے سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

ان ہی ایام میں جب اسمعیل کچھ بڑے ہو گئے تھے۔ اور اپنے والد کے ساتھ دوڑ دوڑ کر چلا کرتے تھے۔ ابراہیم نے ایک خواب دیکھا۔ جو یہ تھا کہ وہ اسمعیل کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ اس زمانہ میں انسانوں کی ہی قربانی کا عام رواج تھا۔ اور اسے خدا تعالیٰ کے فضل کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا ابراہیم نے بھی خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ میرے اخلاص کا امتحان لیتا تھا۔ اور جھٹ اپنے بڑھاپے کی اولاد کو قربان کرنے کو تیار ہو گئے اور بچہ سے محبت کے ساتھ پوچھا کہ تیری مرضی کیا ہے۔ بچہ گوچھوٹا تھا۔ مگر نور نبوت اس کی پیشانی سے چمک رہا تھا۔ نیک باپ کی تربیت کی وجہ سے گواہی مذہب کی باریکیاں نہ سمجھ سکتا ہو لیکن اس قدر جانتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرو۔ باپ نے آنکھوں پر پٹی باندھی اور بیٹھ کوڈنخ کرنے لگا۔ مگر خواب کا مطلب درحقیقت کچھ اور تھا۔ اور اس کی تعبیر کسی اور طرح ظاہر ہونے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے پھر الہام کیا کہ بس اب جانے دے۔ ہم تو اس بچہ کی نسل کے ذریعہ سے انسانوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ تو اسے مارتا ہے۔ تیرا اخلاص ثابت ہو گیا۔ اب اس وقت اس کے بدله میں تو صرف ایک بکرا ذبح کر دے۔

کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے سری کو بھی ایک بیٹا دیا۔ اور اس کا نام اٹھن رکھا گیا۔ جس کے معنے ہیں کہ خدا نے اس کے ذریعہ سے ابراہیم کے خاندان کو ہنسایا۔ اٹھن کی پیدائش پر سارہ کا نام سرہ رکھا گیا۔ جسے عربی تلفظ میں سارہ کہتے ہیں۔ اور ہاں لئے بڑھائی گئی کہ عبرانی میں یہ ترقی اور برکت کی علامت ہے۔ اٹھن کی پیدائش کا یہ اثر ہو کہ سارہ ہاجرہ اور اسمعیل سے اور زیادہ رنجیدہ رہنے لگیں اور آخر وہ وقت بھی آگیا۔ کہ خدا تعالیٰ اس غرض کو پورا کرے۔ جس کے لئے ابراہیم کو کسد نامی

پختہ عقیدہ بن گئی۔ اور آخر اللہ تعالیٰ کا نور ہنی نور پر گر کر الہامی روشنی پیدا کرنے کا موجب ہو گیا۔ اس نوجوان کا نام ابرام تھا۔ جو بعد میں ابراہام یا ابراہیم بن گیا۔

جب خاندان کے لوگ اس کی توحید کی تعلیمات سے تنگ آ گئے تو انہوں نے اسے مشرک حکومت کے سامنے پیش کیا۔ اور حکومت اور امراء نے طرح طرح کے ظلم اس پر توڑے۔ یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن کو خیر باد کہہ کر کنعان کی سر زمین میں جو اس وقت فلسطین کا حصہ ہے آ کر آباد ہونا پڑا۔ بھی تبلیغ توحید کا سلسلہ جاری رہا لیکن ابھی تک یہ مقصد ظاہر نہ ہوا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کیوں اور کس غرض سے اس دور راز ملک میں لایا ہے۔

حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی سارہ بھی جو اس وقت سری کھلاتی تھی۔ جس طرح ان کے خاوند اس وقت تک ابرام کھلاتے تھے۔ عرصہ تک اس ملک میں رہے۔ لیکن ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی نہ بیٹا نہ بیٹی۔ آخر سری نے ابراہیم سے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس لوندی کی وجہ سے مصر کے بادشاہ نے ہماری خدمت کے لئے دی ہے۔ تو اپنی بیوی بنا شاید اللہ تعالیٰ اس سے نہیں اولاد دے۔ جسے ہم نے لوندی کیا درحقیقت شاہ مصر کے خاندان کی ایک لڑکی تھی اور اس نے ابراہیم کی مجززانہ طاقتیوں کو دیکھ کر ان کی دعاوں کے حصول کی غرض سے ان کی خدمت کی غرض سے اسے ساتھ کر دیا تھا۔ اور اس کا نام ہاجرہ تھا۔ ابرام نے اپنی بیوی کی اس بات کو قبول کر کے ہاجرہ کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے بڑھاپے میں ابرام کو ایک لڑکا دیا۔ جس کا نام اس نے اسمعیل رکھا۔ یعنی خدا نے ہماری دعا سن لی۔ اس بیٹھ کی پیدائش پر خدا تعالیٰ نے ابرام کا نام ابراہام کر دیا۔ کیونکہ اسے نسل کی فراوانی اور آسمانی برکت کا وعدہ دیا گیا تھا۔ ابراہام کا تلفظ عربی زبان میں ابراہیم ہے۔ اس وجہ سے عبرانی لوگ انہیں ابراہام اور عرب ابراہیم کہتے ہیں۔

”سارہ“، جس نے خوشی سے ابراہیم کو ہاجرہ کے بیوی بنانے کا مشورہ دیا تھا۔ ہاجرہ کے بچہ جنے پر کچھ دلکش ہوئی اور اس نے ہاجرہ اور اس کے بچہ کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں ابراہیم کے دل

والدہ تھیں اس جواب کے بعد کب شکایت کر سکتی تھیں۔ جرات اور دلیری سے جواب دیا تب پیش ک آپ چلے گئے۔ جب خدا نے حکم دیا ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ یہ کہکرو اپس لوٹ آئیں اور بچ کو بہلانے میں مشغول ہو گئیں۔ ابراہیم کب نظر وہ سے اوچھل ہوئے۔ تو بیوی اور بچ کی محبت اور اس بیبا ان میں چھوڑ کر جانے کے خیال نے دلی جذبات کو ابھار دیا۔ دل بھرا یا بیوی بچ چونکہ دیکھنے لیں رہے تھے۔ اب دلی جذبات کے اظہار میں کوئی حرجنہ تھا قدمیں معبد کے گردے ہوئے آثار کی طرف منہ کیا اور جذبات سے معمور دل کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

اے ہمارے رب میں نے ایک کو ایسی وادی میں جس میں کھانا مانا تو الگ رہا۔ سبزہ تک پیدا ہونا ناممکن ہے۔ تیرے مقدس معبد کے پاس چھوڑا ہے۔ اے میرے رب تاک وہ نماز کو قائم کریں۔ پس اے خدا لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کر وہ ان کی طرف مائل ہوں اور تازہ بتازہ پھل ان کیلئے مہیا کر دے تاکہ (یہ تیری قدرت کا مشاہدہ کر کے) تیرے فضل پر شکر کریں۔ اے میرے رب تو اسے بھی جانتا ہے۔ جسے ہم چھپاتے ہیں اور اسے بھی جسے ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ سے آسمان اور زمین کی کوئی بات پوشیدہ ہو سکتی ہے۔

یہ دعا کرتے متین دل کے ساتھ ابراہیم تو گھر کی طرف روانہ ہوئے اور ہاجرہ اور اس مسیعیل اس بیبا ان میں اکیلے رہ گئے۔

مشکیزہ بھر پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی کب تک ساتھ دیتے آخر یہ چیزیں ختم ہو گئیں اور بھوک پیاس نے ان غریب الوطنوں کو ستانہ شروع کیا۔ ماں میں قوت برداشت زیادہ تھی۔ مگر بچہ جلد نہ ہال ہو گیا۔ اور اس کی تکلیف دیکھنے کی برداشت نہ پا کر ماں ادھر ادھر دوڑنے لگیں کہ شاید کہیں سے غذا ملے یا پانی دستیاب ہو۔ پاس کوئی آبادی تو تھی نہیں۔ ساری امید اسی پر تھی کہ کوئی بھولا بھٹکا قافلہ نظر آجائے تو اس سے مدد ملے۔ پاس ہی دونخشک پہاڑیاں تھیں۔ دوڑ کر پہلے ایک پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ پھر دوسرا پر چڑھ کر دیکھا۔ کچھ نظر نہ آیا۔ پھر پہلی پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ اور اس کے بعد دوسرا پر اسی طرح سات مرتبہ عمل کیا تھا کہ الہام ہوا کہ جاتیری قربانی قبول ہوئی اور خدا تعالیٰ نے تیری فریاد مان

قوم سے نکال کر فلسطین میں لا یا گیا تھا۔ اور اس قربانی کا مطالیبہ کر جس کی خبر ابراہیم کو پہلے رویا میں دی گئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو حکم دیا کہ اپنی بیوی ہاجرہ اور اس کے مخصوص بچے اسماعیل کو دور جنگل میں فلاں مقام پر جا کر چھوڑ آؤ۔ اب ابراہیم کو معلوم ہوا کہ اس خواب کی تعبیر کیا تھی۔ جوانہوں نے اسماعیل کو ذبح کرنے کے متعلق دیکھی تھی۔ اور وہ اپنی بیوی اور ایک بچہ کو ایک بے آب و گیاہ بیبا ان میں چھوڑ آنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جہاں انہیں چھوڑ کر آنا ظاہری حالات میں قتل کرنے کے متراوٹ تھا۔ جب اس جگہ پہنچ تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ نہ کوئی عمارت تھی۔ نہ آبادی اور نہ پانی۔ نہ کھانے کا کوئی سامان اور پھر لطف یہ کہ سوسو میل تک بھی آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ پس انہیں یقین تھا۔ کہ اس میں سب بہتری ہے اور سمجھتے تھے کہ وہ جو خواب میں نے دیکھا تھا کہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہوں۔ وہ درحقیقت یہی قربانی تھی۔ اس طرح ایسے غیر آباد میدان میں جسمیں کھانے کو سبزہ تک اور پینے کو کھاری پانی تک نہ تھا۔ بچہ کو چھوڑ کر جانا اسے اپنے ہاتھوں قتل کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ مگر اب وہ حکمت بھی ان پر ظاہر ہو گئی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا بچہ یہاں چھوڑ کر جانے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ حکمت اس قدمیں معبد کی آبادی تھی جسے خدا تعالیٰ اسماعیل اور ان کی اولاد کے ذریعہ دنیا کے فائدہ کے لئے دوبارہ آباد کرنا چاہتا تھا۔

آخر جدائی کا وقت آگیا۔ ایک مشکیرہ پانی کا اور ایک تھیلہ کھجوروں کا پاس رکھ کر حضرت ابراہیم اپنی بیوی اور بچہ کو یقینی موت کے سپرد کر کے واپس چلے مگر بشریت کے تقاضے کے ماتحت کچھ ایسے آثار ظاہر ہوئے کہ گوہاجرہ اس تجویز سے بالکل غالباً تھی۔ ان کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ اور اپنے خاوند کے پیچھے روانہ ہوئیں۔ اور پاس پہنچ کر پوچھا۔ ابراہیم! ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جس میں نہ کوئی آدمی ہے نہ کوئی اور چیز کہاں جا رہے ہو؟ جذبات غم کی شدت کی وجہ سے حضرت ابراہیم نے کوئی جواب نہ دیا اور ہاجرہ بار بار اس فقرہ کو دھراتی رہیں آخر تنگ آ کر ہاجرہ نے کہا۔ کیا اللہ نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ اس پر ابراہیم نے جواب دیا کہ ہاں حضرت ہاجرہ آخر ابراہیم کی بیوی اور اسماعیل کی

ذات میں بر اتحا اور جسے یعنی انسانی قربانی کو وہ روکنا چاہتا تھا۔ عقل اور اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس روایا کی تعبیر یہی تھی کہ ایک دن حضرت ابراہیم اسلیعیل کو خدا تعالیٰ کے حکم سے ایسی جگہ اور ایسے حالات میں چھوڑ کر آئیں گے۔ جہاں ظاہری حالات کے مطابق ان کی موت یقینی ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول کر کے انکی زندگی کے سامان پیدا کر دیگا۔ اور انکے ذریعہ سے اس قدیم معبد کو جسے اللہ دنیا کا آخری معبد بنانا چاہتا تھا۔ آباد کرائے گا۔

اس روایا اور اس کی تعبیر سے اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ سبق بھی دینا چاہتا تھا۔ کہ قربانی وہ نہیں جس میں انسان خود ہلاک ہو جائے۔ جیسا کہ دوسری قوموں میں رواج تھا۔ کہ خود مر جاتے یا اپنے عزیزوں کو ذبح کر دیتے تھے۔ کہ خود قربانی یہ ہے۔ کہ انسان اس غرض سے اس طرح تکلیف اٹھاتے کہ اس کا فائدہ دنیا کو پہنچ خدا تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ لوگ مریں بلکہ اسے یہ پسند ہے۔ کہ لوگ زندہ ہوں۔ وہی قربانی اس کی نظر وہ میں مقبول ہو سکتی ہے۔ جو بنی نوع انسان کی زندگی کا موجب ہو۔ اسی اصل کو ہم بکرا ذبح کر کے عید الاضحی میں تازہ کرتے ہیں۔ حج ابراہیم کی اس دعا کو پورا کرنے کا نشان ہے۔ کہ اے ہمارے رب لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں اور ان کے لئے تازہ بتازہ پھل مہیا کر جو کے دن اس بے آب و گیاہ وادی میں دنیا بھر کے لوگ جاتے ہیں اور دنیا بھر کی نعمتیں جمع ہوتی ہیں دوسرے سب دنیا کو اس خوشی میں کہ ابراہیم اور اسلیعیل کی قربانی کو اللہ نے کامل طور پر قبول کیا کہ آج تک انکا بدلتا کمی اولاد کو مل رہا ہے۔ اور آج تک اس قربانی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا گھر آباد ہے۔ قربانی کرتی ہے۔ اور اس طرح گویا اسلیعیل کے مقصد کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرتی ہے۔ اور اس سے اپنے اتفاق کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن کیا مسلمان آج کل بھی عید اسی قسم کے جذبات کے ساتھ مناتے ہیں کیا یہ دن ہمارے دلوں میں عظیم الشان قربانیوں کی یا بتازہ کر کے جاتا ہے یا عیاشی کے سمندر میں ایک اور غوطہ کا موجب بتتا ہے۔

لی۔ زمزم کا چشمہ جس کا دہانہ بند تھا تیرے لئے اور تیرے بیٹے کے لئے رواں کر دیا۔ واپس آئیں تو دیکھا کہ واقعی چشمہ رواں ہے۔ بچہ کو پانی پلا یا اور خود پیا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان اور بھی تازہ ہو گیا۔

پانی کا تو یوں انتظام ہوا کہانے کا خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کر دیا کہ قبیلہ جرم کا ایک قافلہ راستہ بھول کر وہاں پہنچا۔ چونکہ پانی ان کے پاس ختم ہو چکا تھا۔ اور ہمیشہ اس راستہ پر پانی کی تکلیف ہوتی تھی۔ ان سے اجازت لے کر ایک مستقل پڑا اور اپنا اس جگہ پر انہوں نے بنالیا اور اپنے آپ کو اسلیعیل کی رعایا قرار دیا۔ اور اس طرح اس شہر کی بنیاد پڑی جو مکہ کے نام سے مشہور ہے (زاد اللہ شرفہما)

جب اسلیعیل نوجوان ہوئے تو اللہ نے ابراہیم کو حکم دیا کہ اب جا اور اس مقصد کو پورا کر کہ جس کے لئے اسلیعیل کو اس بے آب و گیاہ وادی میں رکھا گیا۔ یعنی ہمارے قدیم معبد کو پھر نئے سرے سے بننا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم پھر اس جگہ آئے اور حضرت اسلیعیل کے ساتھ مل کر اس گھر کو پھر سے تعمیر کیا۔ جو بیت اللہ کہلاتا ہے اور اس طرح اسلیعیل کی قربانی سے دنیا کی زندگی کی بنیاد پڑی۔

عید الاضحی اس واقعہ کی یاد گار ہے۔ یعنی اس بکرے کی قربانی کے بدلتے میں نہیں جو اسلیعیل کے بدلتے حضرت ابراہیم نے ذبح کیا۔ بلکہ خود اسلیعیل کی قربانی کی یاد میں جو بیت اللہ کو آبادر کھنے کے لئے کی گئی۔ اور اس میں کیا شنك ہے۔ کہ ابراہیم کا اسلیعیل کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آنا اپنے ہاتھوں قتل کرنے کے مترا دف تھا۔ بلکہ حقیقتاً اس سے بھی زیادہ کیونکہ قتل کرنے سے ایک منٹ میں جان نکل جاتی ہے۔ اور اس طرح اگر خدا تعالیٰ کا قضل نہ ہوتا تو انہوں نے سک سک کر جان دی ہوتی۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسلیعیل کے قتل کرنے کی رو یا محض امتحان کے لئے تھی۔ کوئی حقیقت اس کے پیچے پوشیدہ نہ تھی۔ جب ابراہیم اس کے لئے تیار ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کر دیا۔ حالانکہ یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم دیگا۔ جو اپنی



ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

”اپنی پوری توجہ کو بروئے کارلاتے ہوئے آپ کو ایسے  
ممبران مجلس انصار اللہ کے تعلق سے پتہ کرنا چاہئے جو قرآن کریم  
پڑھنا نہیں جانتے۔ آپ کو مخالصانہ طور پر ایسے احباب کی مدد کرنی  
چاہئے۔ اگر وہ شرمندگی محسوس کریں تو ان کو بتائیں کہ وہ خفیہ طور پر  
مدلے سکتے ہیں۔ حالانکہ اگر کسی شخص کو قرآن مجید پڑھنا نہیں آتا تو  
اس کو شرمندہ ہونے کی بجائے فوری طور پر قرآن مجید سیکھنے کی طرف  
توجہ کرنی چاہئے۔ کئی مرتبہ میں اپنے خطبات میں ایسے احباب، جو  
رحلت فرمائے ہیں، کاذک رخیر کرتے ہوئے بتاتا ہوں کہ کس طرح  
انہوں نے بڑی عمر میں قرآن مجید پڑھنا سیکھا... لہذا اس میں  
شرمندگی محسوس کرنے یا ہچکا ہٹ جیسی کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر  
پھر بھی کوئی ہچکا ہٹ محسوس کرتا ہے تو ان کو یقین دہانی کرائیں کہ ان  
کی پہچان ظاہر کئے بناہی ان کو ضروری مدد وغیرہ فراہم کی جائے گی تا  
وہ قرآن کریم پڑھنا سیکھ سکیں۔“

کتاب ”دیباچہ تفسیر القرآن“ کے تعلق سے فرماتے  
ہوئے سیدنا حضور انور نے ممبران مجلس انصار اللہ کو مذہب کی  
ضرورت کو سمجھنے، اسلام کے مقصد اور تقابلی مذاہب کے مطالعہ کی  
اہمیت پر زور دیا۔ حضور نے فرمایا:

”کتاب ”دیباچہ تفسیر القرآن“ کے پہلے حصہ میں تقابلی  
مذاہب، مذہب کی ضرورت اور اسلام کی ضرورت کے تعلق سے  
بیان ہوا ہے۔ مجلس انصار اللہ کے ممبران کو ان مضمایں کا بخوبی علم ہونا  
چاہئے۔ ان سب کو بین المذاہب اختلافات، ضرورت مذہب اور

### حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ یو کے کی آن لائن میٹنگ

مجلس انصار اللہ یو کے کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ  
تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ 13 جون 2021ء کو آن لائن  
میٹنگ کا شرف حاصل ہوا۔ سیدنا حضور انور نے اسلام آباد، ٹیلفورڈ  
سے میٹنگ کی صدارت فرمائی جبکہ انصار نے بیت الفتوح مسجد لندن  
سے اس میں شرکت کی۔

سیدنا حضور انور نے سبھی ممبران مجلس عالمہ سے ان کے  
فرائض و ذمہ داریوں کی بابت دریافت فرمایا اور ہر ممبر نے حضور انور  
کی خدمت میں اپنے اپنے شعبہ سے متعلق روپورٹ پیش کی اور  
رہنمائی حاصل کی۔

دوران میٹنگ سیدنا حضور انور نے مجلس کو ہدایت فرمائی کہ انظرنیٹ  
پر موجود (اخلاقی لحاظ سے) نقصان دہ مواد سے احمدی بچوں کو محفوظ  
رکھنے کیلئے مؤثر اقدامات اٹھائیں۔ حضور نے فرمایا:  
”ایسے بچے جن کے والدین انصار اللہ میں شامل ہو چکے ہیں اور وہ  
(بچے) اپنا سارا وقت، خصوصاً اسکول کی تعطیلات میں، بنا کسی کی  
نگرانی کے انظرنیٹ پر گزارتے ہیں۔ ایسے بچے انظرنیٹ پر  
اخلاقیات سے مبررا غیر مناسب آن لائن پروگرام دیکھتے ہیں۔ یہ  
مجلس انصار اللہ کی زمداداری ہے کہ فوری طور پر اس مسئلہ کی طرف  
توجہ دیں۔“

سیدنا حضور انور نے مجلس انصار اللہ کو ایسے ممبران، جو قرآن کریم  
پڑھنا نہیں جانتے، کی مدد کرنے کے مقصد سے پروگرام بنانے کی

ناصرات اس میٹنگ کیلئے مسجد بیت الفتوح میں حاضر ہوئیں جس کی صدارت سیدنا حضور انور نے اپنے آفس اسلام آباد، ٹلفورڈ سے فرمائی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ناصرات نے سیدنا حضور انور سے مختلف مضامین و ہم عصر مسائل پر ایک سلسلہ سوالات پیش کیا۔

ایک ناصره کے سوال کے جواب میں، کہ کیوں دنیا بھر کے معاشرے عورت اور مرد کے ساتھ یکساں سلوک کرنے میں ناکام رہے جبکہ اسلامی تعلیم سکھاتی ہے کہ مرد اور عورت برابر ہیں، سیدنا حضور انور نے فرمایا:

”ہم ہر معاشرے اور ملک کیلئے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اسلام سکھاتا ہے کہ مرد اور عورت برابر ہیں اور مسلمان مردوں کو عورتوں کو اپنا برابر کا ساتھی سمجھنا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ عورتوں کے برابر کے حقوق ہیں لیکن کچھ حقوق ایسے ہیں جو مختلف طریق پر موقوف ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورتیں اپنے حقوق سے محروم کی گئی ہیں۔ لہذا ایک سچے اسلامی معاشرہ میں مرد عورت، بڑا لڑکی کے ساتھ مساوی سلوک ہونا چاہئے۔ اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں۔“

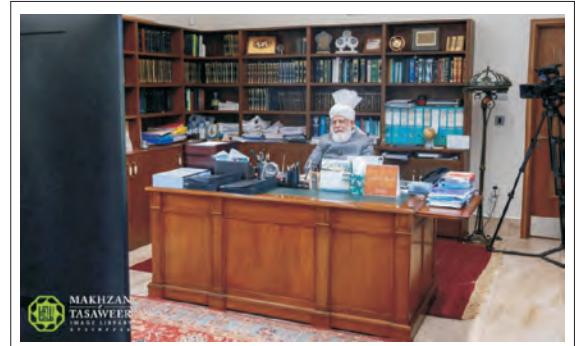
حضور انور نے مزید فرمایا:

”آج کل ترقی یافتہ ممالک اور معاشروں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ عورت اور مرد کے ساتھ مساوی سلوک کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک نوکریوں کا تعلق ہے عورتوں کے ساتھ برابر کا سلوک نہیں کیا جاتا۔ جہاں تک ادا بیگی کا تعلق ہے، اگر عورت اور مرد کو ایک جیسا کام دیتے ہیں تو عورتوں کو مردوں نسبت کم پیسے دیتے ہیں۔ تو یہ امتیازی سلوک ہے اور اسلام ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خلاف ہے۔“

ایک ناصره نے پوچھا کہ اس معاشرہ میں رہتے ہوئے ہم

اسلام کو قائم کرنے کی ضرورت کا علم ہونا چاہئے۔ اگر ممبر ان انصار اللہ کتاب کے پہلے حصہ سے بخوبی واقف ہو جاتے ہیں تو وہ کئی مسائل خود بھی بہتر طور پر سمجھ سکیں گے اور دوسروں کو بھی سمجھا سکیں گے۔“

میٹنگ کے اختتام کے قریب مجلس انصار اللہ نے برکینا فاسو میں ”مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ“ کی تعمیر کی تازہ صورتحال کے تعلق سے ایک مختصر (ویڈیو کلپ) پیش کی۔ سیدنا حضور انور کی ہدایت پر اس کی تعمیر 2017ء میں شروع ہوئی تھی جو کہ اب اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کا بنیادی مقصد برکینا فاسو میں جدید ترین علاج کی سہولیت فراہم کرنا ہے تا معاشرہ کے سب سے کمزور اور محروم طبقہ کو بھی ضروری علاج کی سہولیت دستیاب ہو سکے۔ ویڈیو ملاحظہ کرنے کے بعد سیدنا حضور انور نے فرمایا: ”بفضلہ تعالیٰ مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ بہت عمده طریق پر تعمیر کیا جاچکا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ یو کے کو اس انسٹی ٹیوٹ کو احسن رنگ میں چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“



حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ساؤ تھی یو کے کی ناصرات کی آن لائن میٹنگ

مورخہ 26 جون 2021ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ساؤ تھی یو کے کی ناصرات کے ساتھ آن لائن میٹنگ فرمائی۔ 13 تا 15 سال کی عمر کی تقریباً 370

نہ بنیں۔“

ایک ناصرہ نے پوچھا کہ سکول میں اس کے ہم جماعت طلباء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف (نعواز باللہ) بذبانی کی جاتی ہے اور جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں نیز آپ علیہ السلام کی وفات کے متعلق بھی غلط بیانی کی جاتی ہے تو اس کا جواب کیسے دیا جائے؟

سیدنا حضور انور نے فرمایا:

”مخالفین ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ آپ کو ان سب باتوں کا کیا علم ہے؟ انہیں بتائیں کہ میرے والدین، بھائی بھین، اقرباء (اس تعلق سے) آپ سے کہیں زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ ان سب کے بارہ میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ دراصل ان کو اسی طرح سے پیش آنا سکھایا گیا ہے تو جوان کو پسند ہے وہ انہیں کرنے دیں۔ ان کا اخلاق ان کے ساتھ ہے۔“

حضور انور نے مزید نصائح فرمائیں کہ:

”یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ ہی قبل نفرت اور گالی گلوچ کی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف قانون نافذ نہیں کیا ہوا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں؟ تو آپ ایسے لوگوں سے اور کیا امید رکھتے ہو؟ لہذا فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو اپنی (مذہبی) تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئے تب آپ کو علم ہو گا کہ وہ لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ اور پھر آپ بنا کسی ذہنی الجھاؤ کے انہیں صاف طور پر بتا سکو گے کہ جو کچھ بھی وہ کہہ رہے ہیں، جھوٹ ہے اور ان کے ملاوں کا بنایا ہوا افتراء ہے۔“

ایک بچی نے بتایا کہ نو عمری میں جب والدین ہمیں کوئی نصیحت کرتے ہیں تو ہم ان سے اتفاق نہیں کرتے لیکن بعد میں ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ نصائح ہمارے فائدہ کیلئے ہی تھیں۔ تو ایسی

کس طرح اپنے ایمان میں سچے ہو سکتے ہیں جبکہ ہمیں ڈر محسوس ہوتا ہے کہ اگر یہاں ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں تو ہمیں غیر مہذب یا لپسماندہ سمجھا جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا: ”پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ میں کوئی احساس مکتری نہیں ہونا چاہئے۔ اگر آپ اسلام میں ایمان رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا مذہب سچا مذہب ہے، آخری مذہب ہے اور اس میں وہ احسن تعلیمات جمع کر دی گئی ہیں جو کہ سابقہ نبیوں پر نازل کی گئی تھیں تو آپ کو کوئی ذہنی الجھاؤ نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرا یہ کہ جو دنیاوی لوگ ہیں وہ مذہب کے بارے میں کچھ سنا نہیں چاہتے تو ان کو سننے پر مجبور کیوں کرنا ہے؟ اچھے دوست تلاش کریں اور ان سے نرم اجھے میں ہلکے انداز سے بات کریں اور جب آپ کو لگے کہ وہ خدا کے بارہ میں، مذہب کے بارہ میں، ایمان کے بارہ میں سُننے کیلئے تیار ہیں تب آپ انہیں اسلام کی سچی تعلیمات کے بارہ میں بتائیں۔“

اس تعلق سے سیدنا حضور انور نے مزید نصائح فرمائیں:

”کبھی بھی یکدم اس بات کا اظہار نہ کریں کہ اسلام سب سے اعلیٰ اور باقی سب مذاہب سے بہترین مذہب ہے۔ حالانکہ ہم دوسرے سب مذاہب پر اسلام کی عظمت کو ثابت کر سکتے ہیں لیکن براہ راست ایسا کہہ کر دوسرے لوگوں کو پریشان نہ کریں۔ جب وہ خود آپ سے مذہب کے بارہ میں بات کرنا چاہیں تب آپ انہیں اسلام کے حق میں شواہد بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ مذہب کیا ہے اور خدا کے متعلق آپ کا ایمان کیا ہے، نبیوں کے متعلق آپ کا ایمان کیا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ، حکمت سے، بات چیت کا ایک خوشگوار ماحول بناتے ہوئے آپ ان سے بات کریں تو وہ آپ کی بات سنیں گے۔ لیکن اگر آپ سید ہے طور پر جارحانہ طریق پر ان سے (مذہب کے بارہ میں) بات چیت کریں گے تو ظاہر ہے وہ آپ کو غیر مہذب اور لپسماندہ ہی سمجھیں گے۔ اس لئے عقلمندی سے کام لیں اور خشک

”سب سے پہلے آپ... اپنے مذہب کے تعلق سے، اپنے ایمان کے تعلق سے، اپنے خاندانی بیس منظر کے تعلق سے ہر قسم کے احساس کمتری کو دور کر دیں۔ اپنے آپ میں خود اعتمادی پیدا کریں۔ پھر پنجوقتہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ ایک سجدہ اس دعا کی غرض سے وقف کر دیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو موجودہ دور کی معاشرتی برائیوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا کرے۔ اس کا بہتر طریق پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے دوران دعا کرنا ہے۔“

حضور انور نے مزید فرمایا:

”ایک سجدہ یا ایک درکعتیں اپنی خیر و عافیت کیلئے وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی کرے گا۔ علاوه ازیں درود شریف کا ورد کریں اور دعا ” لاحول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم ” جتنی زیادہ پڑھ سکتے ہیں، پڑھیں۔ اس کے معانی سمجھ کر اس دعا کو پڑھیں اور اسی طرح استغفار بھی کریں۔ گہرائی میں جا کر اس کے معانی سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ دعا آپ کو برائیوں سے بھی محفوظ رکھے گی اور آپ میں اعتماد بھی پیدا کرے گی۔“

ایک ناصہ نے یہ بتاتے ہوئے کہ نسل پرستی آج کل عام ہو چکی ہے، اس پر حضور انور کا موقف اور اس سے کیسے نمٹا جائے، اس بابت دریافت کیا۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا:

”نسل پرستی کیوں پیدا ہوئی؟ تالیک بھی ایک ہاتھ سے نہیں بحق، آپ کو دونوں ہاتھ استعمال کرنے ہوتے ہیں۔ اسی طرح غلطی دونوں طرف کی ہے۔ چند تارکین وطن جو مغربی ممالک میں جاتے ہیں وہ وہاں کے معاشرہ میں گھلنے ملنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ الگ تھلگ رہتے ہیں۔ کئی ان میں سے ایسے ہیں جو کوئی کام نہیں کرتے، ٹیکسز نہیں ادا کرتے اور مقامی لوگوں سے خود کو علیحدہ رکھتے ہیں۔ جب مقامی لوگ دیکھتے ہیں کہ ایک تو یہ تارکین وطن ہمارے معاشرے

غلطیوں کو دور کرنے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس پر سیدنا حضور انور نے فرمایا:

”جب آپ خود والدین بنیں گے تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہ آپ کے فائدہ کیلئے تھا... کبھی بھی فیصلہ لینے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ جب بھی آپ کے والدین آپ کو نصیحت کریں تو ناراض نہ ہوں اور یہ دم سے اس کا انکار نہ کریں۔ جو وہ کہہ رہے ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور غور کریں۔ اپنے آپ سے سوال کریں کہ جو والدین کہہ رہے ہیں وہ آپ کیلئے اچھا ہے یا بُرا۔ ایک عقلمند اور بالغ انسان کی طرح پیش آئیں جیسے کہ آپ ناصرات اس وقت 12-13-14 اور 15 سال کی عمر کی ہیں تو آپ کو اپنے والدین کی نصائح کے فائدے اور نقصان کو دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر آپ کو ان نصائح کے بارہ میں کوئی شک ہے تو اپنے والدین سے دوبارہ پوچھ لیں۔ والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ کو وضاحت کر دیں۔“

اس تعلق سے حضور انور نے مزید نصائح فرمائیں کہ:

”کسی بھی بات پر کارروائی کرنے سے قبل... چاہے اس بات کا انکار کرنا ہو یا اس کو قبول کرنا ہو، آپ کو دو مرتبہ سوچنا چاہئے۔ صابر بنیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ: ’جو میرے والدین کہہ رہے ہیں، میں نہیں سمجھ پا رہی ہوں۔ اگر کسی بھی طرح یہ (نصیحت) میرے فائدے کیلئے ہے تو مجھے اس کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماء۔‘ کوئی بھی فیصلہ لینے سے قبل دو مرتبہ سوچیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔“

ایک بچی نے پوچھا کہ جب ہم پر معاشرتی اصولوں اور امیدوں کا دباو پڑتا ہے تو اس وقت دماغی صحت کی بہتری کیلئے کون سی دعا نہیں فائدہ مند ہیں۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا:

اور نہ ہی اپنی تعلیمات یا مذہب کے خلاف جانا ہے۔“



احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے پہلی آن لائن ایم ٹی اے انٹرنشنل کانفرنس سے کلیدی خطاب کیا۔

”ایم ٹی اے دوریاں ختم کر رہا ہے، روکاؤٹیں ہٹا رہا ہے اور اس بات کو یقینی بنارہا ہے کہ حضرت اقدس سماج موعود علیہ السلام کی جماعت خلافت کے ہاتھ پر متحد رہے اور دنیا بھر کے احمدی مسلمان یکساں مذہبی تعلیمات اور ایمان رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔“

(حضرت مرزا مسروراحمد)

احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح النامس نے آن لائن ایم ٹی اے انٹرنشنل کانفرنس منعقدہ مورخہ 27 جون 2021ء کے اختتام پر کلیدی خطاب فرمایا۔

سیدنا حضور انور نے اسلام آباد، ٹلوفورڈ سے اختتامی اجلاس کی صدارت فرمائی جبکہ شرکاء کانفرنس نے مسجد بیت الفتوح لندن اور دنیا بھر کے ایم ٹی اے انٹرنشنل سٹوڈیوز سے اس میں شرکت کی۔

میں مل جل کرنہیں رہتے اور دوسرے یہ ہمارے ادا کردہ ٹیکسز کی بدولت حکومت سے فائدے بھی اٹھا رہے ہیں تو اس بات سے اُن کو غصہ آ جاتا ہے۔ اور پھر وہ لیڈران جو تارکین وطن سے ڈشمنی رکھتے ہیں وہ عام لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نسل پرستی بڑھتی جا رہی ہے۔“

سیدنا حضور انور نے فرمایا:

”اگر تارکین وطن معاشرہ میں گھل مل کر رہنے کی کوشش کریں تو مقامی لوگوں کے شکوک و شبہات دور ہو سکتے ہیں۔ گھل مل کر رہنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کے جیسا پہناوا پہنیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کلب جائیں اور شراب وغیرہ پینا شروع کر دیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کلبوں میں ڈانس کریں اور اپنے اخلاق کھو دیں۔ بلکہ مقامی لوگ اگر یہ محسوس کریں کہ تارکین وطن ہمارے معاشرہ کیلئے فائدہ مند ہیں، ملک کی ترقی میں حصہ ڈال رہے ہیں اور ملکی معاشریات کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو پھر وہ سوال نہیں اٹھائیں گے۔ جب ہم مقامی لوگوں سے موثر رنگ میں بات چیت کریں گے، ہم ان کے شکوک دور کر سکتے ہیں۔“ سیدنا حضور انور نے احمدی مسلمانوں کو اپنے ایمان کے متعلق بیداری پیدا کرنے اور ایک تارک وطن کے طور پر نسل پرستی سے نمٹنے کیلئے اپنا ثابت حصہ ڈالنے کی ضرورت کے تعلق سے بیان فرمایا کہ: ”اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم اس ملک کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ آپ کا ایمان ہے کہ جس ملک میں ہم رہ رہے ہیں، یہ ہمارا ملک ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ: ”وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔“ اس لئے ہم اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔ تو اس طریق پر آپ کو محنت کرنا ہو گی اور اپنے ساتھی طلباء کو وضاحت سے سب کچھ بتانا ہو گا۔ ان کے ساتھ مل جل کر رہیں لیکن یاد رکھیں کہ آپ کو بھی بھی اپنا اخلاق نہیں کھونا ہے۔

پھر سیدنا حضور انور نے احمد یہ مسلم جماعت کے پہلے خلیفہ کا زمانہ اور دوسرے خلیفہ کے ابتدائی زمانہ کے بارہ میں بتایا جہاں پرنٹ میڈیا اور چوٹی کے مبلغین اسلام کے سچے پیغام کو آگے بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ بنے۔

پھر 1938ء میں جماعت احمد یہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا جب پہلی مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کسی خلیفہ نے لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ اپنی آواز کو بڑے پیمانے پر براہ راست سامعین تک پہنچایا۔

اس تاریخی موقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا مسرور احمد نے فرمایا:

”اس وقت جبکہ لوگ لاوڈ اسپیکر کی خوشی منار ہے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ نے پیشگوئی کے رنگ میں اعلان فرمایا کہ وہ وقت یقیناً قریب ہے جب اس وقت کا خلیفہ قادریان میں خطاب فرمائے گا اور اس کی آواز دنیا کے ہر ملک اور ہر کونے میں بیک وقت سنی جا رہی ہوگی۔“

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد کے آنے والے سالوں میں احمد یہ مسلم جماعت کے مبلغین نے مختلف عوامی اور تجارتی ریڈیو سٹیشنز پر (تلیفہ کیلئے) وقت لیا۔ اس وقت ایسی کوششیں احمدیوں میں جشن کا ماحول پیدا کرتی تھیں اور اسلام کا پیغام پھیلانے کا ایک منفرد ذریعہ بھی تھیں۔ اب تک احمد یہ مسلم جماعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف ممالک میں اپنے ریڈیو سٹیشن قائم کر چکی ہے۔

بعد ازاں ٹی وی چینل قائم کرنے کے سلسلہ میں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا مسرور احمد فرماتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کو اپنا ٹی وی چینل شروع کرنے کی تحریک ہوئی اور اس کیلئے وسائل اور طاقت بھی عطا ہوئی تو

اس کانفرنس، جس میں پیدا کاری میں اضافہ کیلئے ٹریننگ اور مستقبل کیلئے مقاصد طے کرنے جیسے امور شامل تھے، میں دنیا کے 30 ممالک سے تقریباً 600 سے زائد شرکاء نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا جس کے بعد کانفرنس کی رپورٹ اور ایک ویڈیو پیش کی گئی۔ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے متأثر کن اور حوصلہ افزاء اختتامی خطاب میں بتایا کہ کس طرح ایمیڈیا اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن آگے بڑھانے، اسلام کا پیغام پھیلانے اور معاشرہ میں ایک روحانی انقلاب لانے میں ایک شاندار ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ہدایت کی اشاعت کی تکمیل کا زمانہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی سچی اور امن بخش تعلیمات کو نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض بلکہ تمام دنیا میں پھیلانے کیلئے پرتنگ پریس کا استعمال کر کے کتب و اخبارات میں مضامین شائع کئے۔

حضرت مرزا مسرور احمد نے فرمایا:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریباً ایک صدی قبل اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق تبلیغ کا شاندار منصوبہ بنایا اور مختلف زرائع کا استعمال کر کے اسلام کا پیغام پھیلایا۔ اس وقت تک پرنٹ میڈیا معلومات پھیلانے اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کے ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر قائم ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام با قاعدگی سے اخبارات میں اشتہار و مضامین شائع کرواتے تا اسلام کی سچی تعلیمات کو دور دور تک پھیلایا جاسکے۔

درحقیقت تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کا پیغام میڈیا کورٹ کے ذریعہ امریکہ، یوروپ اور برطانیہ تک پہنچا۔“

بڑھتی ہوئی اقسام کا بھی خاکہ تیار کیا جس میں بچوں کی اخلاقی اور روحانی ترقی کیلئے پروگرامز اور غیر از جماعت افراد کیلئے اسلام کے امن بخش اور خوبصورت پیغام کے تعارف پر مشتمل پروگرامز بھی شامل ہیں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران اور ان کے روحانی رہنماء کے درمیان رابطہ میں سہولیت پیدا کرنے کا ایک منفرد ذریعہ بنا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اس طرح کے براہ راست رابطے کو ڈی-19 کی وبا کے دوران کس طرح پھلے پھولے، اس تعلق سے بتاتے ہوئے سیدنا حضور انور نے فرمایا:

”اس (کوڈ-19) کی وبا کے دوران میں سفر وغیرہ پر نہیں جاسکا اور نہ ہی احمدی احباب مجھ سے ملاقات کر سکے۔ لیکن پھر بھی ایم ٹی اے کی برکات کے ذریعہ خلیفۃ المسیح اور احباب جماعت کے نقش رابطہ نہ صرف قائم رہا بلکہ پہلے سے بڑھ کر نئی اونچائیوں پر پہنچا۔ الحمد للہ کہ خطبہ جمعہ کے علاوہ، جو کہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا جاتا ہے، اس دوران آن لائن میٹنگز کا ایک نیا راستہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔“

حضرت مرزا مسرو راحمد نے مزید فرمایا:

”آن منے سامنے کی اس (آن لائین) ملاقات کے ذریعہ میں ساری دنیا کے احباب جماعت سے براہ راست مل سکتا ہوں اور عہدیدار ان کے ساتھ میٹنگ کر سکتا ہوں۔ ایک دن میں آسٹریلیا کے احباب جماعت سے ملاقات کر رہا ہوں تو اگلے دن انڈونیشیا یا امریکہ کے۔ یا پھر قادیان، یورپ، افریقہ، کینیڈا یا اور ممالک کے احباب جماعت سے۔ یہاں اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے خلینہ وقت کی آواز دنیا کے ہر کونے میں پہنچ رہی ہے۔“ یہ آن لائن میٹنگز، جن کی جھلکیاں ہفتہ وار ایم ٹی اے پر نشر کی جاتی

اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے سیٹیلائٹ کے ذرائع بھی پیدا فرمائے۔ تا ہمارا چینل اسلام کی شاندار تعلیمات دنیا کے کناروں تک نشر کرے۔ بلاشبہ یہ اللہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دئے گئے عظیم الشان وعدہ اور الہام کی تکمیل ہے کہ: ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ الحمد للہ... یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل اور پیشگوئی کی تکمیل ہے کہ آج ایم ٹی اے کے 19 سٹوڈیوز عالمی طور پر قائم ہو چکے ہیں۔“ سیدنا حضور انور نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی موجودہ شکل کے وسیع دائرہ کارکے بارہ میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ مختلف ممالک کے کئی ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں جدید ترین پروڈکشن کی سہولیت موجود ہے جس سے وہ 8 ٹی وی چینلز پر مختلف زبانوں میں لائیو اور ریکارڈڈ پروگرام بناسکتے ہیں۔ کئی ممالک میں یہ مقامی ٹیلوویژن چینلز پر بھی براڈ کاسٹ ہو رہا ہے۔

حضرت مرزا مسرو راحمد نے ان محدود وسائل، جن کی مدد سے سب کچھ حاصل کیا جا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پھیلایا جا رہا ہے، کاذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”اگر خالصۃ دنیاوی لحاظ سے ہم اپنے مالی اور انسانی وسائل کا جائزہ لیں تو سچائی یہ ہے کہ ہم کبھی بھی یہ سب اپنے بل بوتے پر حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ درحقیقت جو کچھ بھی حاصل کیا گیا ہے وہ اس الہی وعدہ اور پیشگوئی کے پورے ہونے کے نتیجہ میں ہی ہے کہ: ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ ہم ہر روز پچشم خود اللہ تعالیٰ کے شاندار فضل اور احسان کی گواہی دے رہے ہیں۔ جہاں شروع میں ایم ٹی اے کا صرف ایک ہی چینل تھا اب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایم ٹی اے نے کئی چینل شروع کئے ہیں جو کہ تمام دنیا میں مختلف زبانوں میں براڈ کاسٹ کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور نے سچی عمر کے افراد کیلئے بنائے جارہے پروگرامز کی

دیے جا رہے وقت اور کی جاری خدمت کا حساب لگایا جائے تو یہ کہنا  
مبالغہ آمیزی نہ ہو گی کہ ایسے رضا کار ان اپنی انتہک محنت سے ہر  
سال جماعت کے ہزاروں پاؤں بچاتے ہیں۔“

سیدنا حضور انور نے امریکہ کے ایک سینٹر سیاست دادن کا  
ذکر تے ہوئے فرمایا کہ جب ان کو بتایا گیا کہ ایم اٹی اے کے سبھی<sup>1</sup>  
چینائز اور سٹوڈیوز بغیر کسی ملکی مالی اعانت یا اشتہاری آمد کے چلائے  
جاتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے۔

حضرت مرزا مسرو راحمد نے فرمایا:

”درحقیقت دنیاوی اور مادہ پرست لوگوں کیلئے اس بات  
کو سمجھنا یقیناً ناممکن ہے کہ ایم ٹی اے کس طرح نہ صرف ایک عالمی  
چینیں کے طور پر قائم ہے بلکہ کسی بھی قسم کے تجارتی عمل دخل کے بغیر  
چل رہا ہے۔ پھر بھی یہ لوگ اس بات احسان نہیں کرتے کہ ایم ٹی  
اے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے  
گئے اس عظیم الشان وعدہ کی تکمیل کا مظہر ہے کہ: ”میں تیری تبلیغ کو  
زمین کے کناروں تک پہنچاؤ گا۔“

اپنے خطاب کے اختتام پر سیدنا حضور انور نے ایک مرتبہ  
پھر ایم ٹی اے شاف اور رضا کار ان کا شکر یہ ادا کیا اور انہیں ہدایت  
فرمائی کہ وہ ہمیشہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدمت بجالائیں۔

حضرت مرزا مسرو راحمد نے فرمایا:

”جو بھی خدمت ان (رضا کار ان) سے لی جائے، یہ  
چہرے پر مسکراہٹ سجائے وقف کی روح کے ساتھ اس کو بجالاتے  
ہیں۔ یقیناً میرا دل آپ سب کیلئے شکر کے جذبات سے لبریز  
ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا عطا فرمائے اور عاجزی اختیار کرتے  
ہوئے بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پھیلانے میں اپنا کردار احسن

ہیں، کس رنگ میں احمدی مسلم احباب پر اثر انداز ہوتی ہیں، اس کا  
ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ ان کی مدد سے دنیا بھر  
کے احمدی مسلم احباب جماعت کو خلیفہ وقت کی ہدایات کی گھری  
 بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت مرزا مسرو راحمد نے فرمایا:

”ایم ٹی اے دوریاں ختم کر رہا ہے، روکاٹیں ہٹا  
رہا ہے اور اس بات کو تلقین بنارہا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ  
السلام کی جماعت خلافت کے ہاتھ پر متعدد ہے اور دنیا بھر کے  
احمدی مسلمان یکساں مذہبی تعلیمات اور ایمان رکھیں اور اس کے  
مطابق عمل کریں۔ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک، ایشیا  
سے یورپ تک، افریقہ سے امریکہ تک، مشرق بعید سے لے کر دنیا  
کے مختلف جزائر تک، مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب  
تک۔ تمام اکناف عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات  
اور خلیفہ وقت کی ہدایات ایم ٹی کے ذریعہ لوگوں تک پہنچ رہی ہیں۔“  
احمدی مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ  
ان کو ایم ٹی اے میں رضا کار انہ طور پر بے لوث خدمت بجالا رہے  
احباب و مستورات کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

حضرت مرزا مسرو راحمد نے فرمایا:

”سبھی احمدی مسلمانوں کو ایم ٹی اے میں خدمت بجالانے  
والوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اس میں وہ مستقل کارکنان اور  
شاف ہے جو کہ بڑے خلوص اور جذبہ کے ساتھ خدمت کر رہے  
ہیں۔ ایک قلیل مشاہرہ جوان کو دیا جاتا ہے وہ اس کے مقابلے میں  
بہت کم ہے جو وہ دنیاوی طور پر کہیں کام کر کے کما سکتے ہیں۔ علاوہ  
ازیں دنیا بھر کے ہمارے مختلف سٹوڈیوز میں ایسے سینکڑوں بلکہ  
ہزاروں رضا کار ہیں جو کہ تشوہادار عملہ نہ ہونے کے باوجود بھی وقف  
کی روح کے ساتھ انتہک محنت کر رہے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے

مبارک، اسلام آباد سے اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

”میں آج احمد یہ انسائیکلو پیڈیا کے اجراء کا اعلان کرتا ہوں جسے احمد یہ آر کائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر نے تیار کیا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ ویب سائٹ احمد یہ مسلم جماعت کے ممبران کیلئے ایک (معلوماتی) ذخیرہ ہوگی اور اس لئے [www.Ahmadipedia.org](http://www.Ahmadipedia.org) سے اس تک رسائی ہو سکے گی۔“

اس میں سرچ انجن کی شکل میں ایک home page ہے جس میں احمدیت سے متعلقہ مواد موجود ہے۔ اس کو استعمال کرنا بہت آسان ہے اور یہ احمد یہ مسلم کمیونٹی کی کتب، شخصیات، پروگرامز، عقائد اور عمارات کے متعلق بنیادی معلومات فراہم کرے گی۔“

حضور انور نے مزید فرمایا:

”دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کے پاس کثیر تعداد میں احمدیت سے متعلق اہم معلوماتی مواد موجود ہے جو کہ کہیں بھی شائع نہیں ہوا ہے۔ اس لئے Ahmadipedia کا آپشن ہے، جہاں احباب کے پاس کسی متعلقہ مضمون کے متعلق جو بھی معلومات، ڈاکومنٹس اور ریکارڈ موجود ہے، وہ فراہم کر سکتے ہیں۔ فراہم کرنے والے احباب ویب سائٹ پر براہ راست upload یا معلومات کو ایڈٹ نہیں کر سکیں گے بلکہ وہ معلومات (ویب سائٹ پر) جمع کروائیں گے اور ایک مرکزی ٹیم اس معلومات کا بغور جائزہ لینے اور تقدیق کرنے کے بعد اسے ویب سائٹ پر شائع کرے گی۔ اس طرح احباب جماعت کے تعاون سے یہ ویب سائٹ لگاتار بہتر اور وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔“ سیدنا حضور انور نے ویب سائٹ کے افتتاح کے بعد دعا کروائی۔



رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ درحقیقت یہی قرآن پاک اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم ہے۔

حضرت مرزا مسرو راحمد نے فرمایا:

”میں ہمیشہ یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ آپ عاجزی اختیار کریں اور تکبر و فخر کا ایک شانتہ بھی کبھی آپ کے دلوں میں نہ آنے پائے۔ یہ کبھی مت خیال کریں کہ ایم ٹی اے کی کامیابی یا یا جماعت آپ کی قابلیت کی وجہ سے ہے یا آپ اس کامیابی کیلئے کسی تعریف یا دنیاوی انعام کے مستحق ہیں۔ بلاشبہ، اگر آپ ہمیشہ خلوص دل سے وقف کی روح کے ساتھ مخلص ہو کر خدمت کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔“



ایک نئی تحقیقی ویب سائٹ  
کا اجراء Ahmadipedia.org

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بفضلہ تعالیٰ احمد یہ آر کائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر کی تیار کرہ ایک نئی ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔ اس سائٹ کا مقصد جماعت کے تحقیقی کام میں سہولیت پیدا کرنا اور جماعت کے متعلق صحیح اور مستند معلومات فراہم کرنا ہے۔

حضرت اقدس نے خطبہ جمعہ مورخہ 2 جولائی 2021ء میں اس ویب سائٹ کے اجراء کے تعلق سے اعلان فرمانے کے بعد مسجد

# گلستہ

مہمند

اگر خدا ہے تو نظر کیوں نہیں آتا!

(ہمارا خدا از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

اس کا ادراک یعنی اس کے متعلق علم حاصل کرنا انسان کے ظاہری حواس کے قریب ہوتا ہے اور جتنی کوئی چیز لطیف ہوتی ہے اتنا ہی اس کا ادراک انسان کے ظاہری حواس سے دور ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیزیں بہت لطیف ہوتی ہیں ان کے ادراک کیلئے عموماً ان کے اثرات ، افعال و نتائج کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ انکا ادراک ہمارے ظاہری حواس کیلئے براہ راست ممکن نہیں ہوتا۔

تم کہتے ہو کہ ہم خدا کو اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک کہ ہم اس کو ان ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر خدا ان آنکھوں سے نظر آنے لگے تو میرے نزدیک وہ اس قابل ہی نہیں رہے گا کہ ہم اس پر ایمان لا سکیں چہ جائیکہ اس کا ماننا ہمارے لئے آسان ہو جائے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کی کوئی دوسری صفات کو باطل قرار دینا ہوگا۔ مثلاً وہ لطیف ہے مگر اس صورت میں لطیف نہیں رہے گا بلکہ کثیف ہو جائے گا۔ وہ غیر محدود ہے، مگر اس صورت میں وہ غیر محدود نہیں رہے گا بلکہ محدود ہو جائے گا وغیرہ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کمال کا یہی تقاضا ہے کہ وہ لطیف ہو اور ظاہری آنکھوں سے مخفی رہے مگر اس وجہ سے اس کی ہستی کے متعلق ہرگز کوئی شبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے شاخت کرنے کیلئے اس راستے سے بہت زیادہ یقینی اور قطعی راستے کھلے ہیں جو ہماری ان مادی آنکھوں کو میسر ہیں۔

○○

ایک شبہ جو خدا تعالیٰ کے متعلق عموماً لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتا۔ یہ شبہ آج کا نہیں بلکہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ جاننا چاہئے کہ دنیا میں مختلف چیزوں کے متعلق علم حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہیں۔ مثلاً کسی چیز کے متعلق ہمیں دیکھنے سے علم حاصل ہوتا ہے، کسی کے متعلق سننے سے، کسی کے متعلق چھیننے سے، کسی کے متعلق سوچنے سے، کسی کے متعلق ٹوٹنے سے اور کسی کے متعلق چھوٹنے سے وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب علم ایک جیسے ہی یقینی اور قابل اعتماد ہوتے ہیں اور ہمیں ہرگز یہ حق حاصل نہیں کہ ہم یہ مطالبة کریں کہ جب تک ہمیں فلاں چیز کے متعلق فلاں ذریعہ سے علم حاصل نہیں ہوگا، ہم اسے نہیں مانیں گے۔ اب سراسر دیوائی ہو گی اگر یہ کہیں کہ جب تک ہم آنکھ کے زریعہ فلاں خوشبو کو نہیں دیکھ لیتے، ہم نہیں مانیں گے۔ یا جب تک ہم ناک کے ذریعہ فلاں رنگ کو سوچنے سکیں گے ہم تسلیم نہیں کریں گے۔ یا جب تک ہم فلاں آواز کو ہاتھ سے نہ ٹوٹ لیں گے ہماری تسلی نہ ہو گی۔ جو شخص ایسے اعتراضات اٹھائے گا وہ پاگل کہلائے گا اور اگر وہ پاگل خانہ میں نہیں بھیجا جائے گا تو کم از کم گلی کے شوخ اور شیر پکوں کا تماشہ ضرور بن جائے گا۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ دنیا میں مختلف چیزوں کے متعلق علم حاصل کرنے کے متعلق ذرائع مقرر ہیں۔ عزیزو! اس بات کو خوب سمجھ لو کہ کوئی چیز جتنی کثیف ہوتی ہے اتنا ہی

## بالکل اسی طرح

لنڈن میں پہنڈت نہرو کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں دیگر معززین کے ساتھ ڈیوک آف ونڈسر اور سر عبدالقدار بھی مدعو تھے۔ چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہوئے ڈیوک آف ونڈسر نے سر عبدالقدار پر چوٹ کی کہ کیا تمہارے مسلمان اب بھی ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟ بھی ہاں! بالکل! وہ اب بھی ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھایا کرتے تھے۔ سر عبدالقدار نے جواب دیا۔

## نیان کا علاج

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مشہور صحابی حضرت مولانا محمد ابراہیم بقایپوری صاحبؒ بیان کرتے ہیں: ”ایک دفعہ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مجھے نسیان کی بیماری کا غلبہ ہو گیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: ”رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاخْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْجُنِي پُرْخا کرو۔ اس پر خاکسار نے عمل کیا اور مجھے بہت فائدہ ہوا۔“

(مکوالہ الصحاب احمد جلد دہم صفحہ 250)

## حیدران کن قوت حافظ

## کبھی رشوت لی!

1943ء میں ایک انگریز مسٹر آر چڑھ قادیانی تلاش حق کیلئے آیا۔ وہ ہمارے اسکول بھی آیا اور طلباء کے سامنے ایک حیرت انگیز مظاہرہ کیا۔ اسکول کے وسیع ہال میں طلباء بیٹھے تھے۔ انچ پر ایک لمبی میز تھی۔ اس نے اسٹچ پر آ کر کہا کہ میری آنکھوں پر پیٹی باندھ دی جائے اور میز پر نمبر وار ایک سواشیاء رکھ دی جائیں۔ پھر کوئی استاد ان اشیاء کے نام اور نمبر اور پیچی آواز میں بتائے۔ ایسا کر دینے پر انہوں نے اپنے حافظہ کی مدد سے ایک سے سو تک چیزوں کے نام اور نمبر بالکل صحیح گن دیئے۔ پھر طلباء سے کہا کہ وہ کسی چیز کا نمبر پکاریں تو وہ چیز کا نام بتادیں گے۔ چیز کا نام لیں تو وہ نمبر بتادیں گے۔ یہ مشق کافی دیر تک جاری رہی مگر کوئی علیحدگی نہ ہوئی۔ ہم طلباء بلکہ اساتذہ بھی بہت ہوئے۔

بعد میں وہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور وہ تھے ہمارے انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آر چڑھ۔

(کتاب گمنام و بے ہنزہ احمد سعید احمد صاحب صفحہ ۱۰-۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحبؒ تھے اور انہوں نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی پہلے وہ چھری میں چپڑا سی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہل مد کا عہدہ آپ کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے اور پھر اور ترقی کی تو سرشنستہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی پا کرنا سب تحصیلدار بنے اور پھر تحصیلیدار بن کر ریثا رہوئے۔ اور حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب پانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ کی آخری عمر میں ایک نوجوان نے آپ سے سوال کیا بابا ملازمت میں کبھی رشوت تو نہیں لی تھی۔ حضرت منشی صاحب کے چھرے پر جوشی صداقت سے بھری ہوئی سنجیدگی طاری ہوئی اور فرمایا میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کیا اور جو فیصلے کئے اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے یہ سب با تین ایسی ہیں کہ اگر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا ہو سکتا ہے مگر میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں ہو سکتی۔

(روزنامہ افضل 17 جنوری 1976ء)